بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم ۔

ترجمان دہلی

پندرہ روزہ

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

ابوالکلام احمد
عبیداللہ رحمانی ٹونکی

بارہ روپے
چھ روپے
سالانہ پیسے

مغربی دنیا کی گھبراہٹ

اسلام کو برسر اقتدار لانے کی جدوجہد سے پوری عیسائی دنیا خصوصاً امریکہ میں بڑی گھبراہٹ کی وجہ پائی جاتی ہے۔ اس گھبراہٹ کی وجہ ایران اور سعودی عرب کا پٹرول ہے، جو یورپ اور امریکہ کو ترقی یافتہ ملکوں کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عیسائی سیاست دانوں اور یہودی میگزین عام طور سے لکھ رہے ہیں کہ ہم اپنی قسمت جنونیوں اور سرپھرے ملاؤں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ ان کی برہمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ایران میں ایک سال سے پٹرول کی پیداوار بند تھی اب جو دوبارہ شروع ہوئی ہے تو انقلابی حکومت نے پیداوار گھٹا کر نصف کر دی ہے پہلے ۶۰ لاکھ بیرل تک محدود کر دی گئی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے امریکہ نے سعودی عرب سے پیداوار بڑھانے کی درخواست کی لیکن اس نے اسے منظور نہیں کیا۔ اس کمی کو ایک سال تک ریزرو ذخائر سے پورا کیا گیا۔ اب وہ بھی ختم ہو رہا ہے۔ اسی ہفتہ امریکہ اور تیل پیدا کرنے والے یورپی ملکوں کی کانفرنس پیرس میں ہونے جاری ہے۔ اس میں اس صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اس وقت تیل کی کھپت کے مقابلے میں پیداوار ۳ فیصد ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کھپت میں ۵ فیصد کمی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ دوسرا مسئلہ قیمتوں کا ہے۔ تیل پیدا کرنے والے ملکوں کی تنظیم پر سعودی عرب اور ایران کو سب سے زیادہ اثر ہے۔ امریکہ کی درخواست پر یہ ممالک تیل کی قیمتوں میں زیادہ اضافہ نہ ہونے دینے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے تھے لیکن نئے حالات میں انہوں نے یہ رویہ ترک کر دیا ہے۔ اس لئے ادھر تیل کی قیمتیں بھی کافی بڑھ گئی ہیں اور یورپی ممالک کی معیشت پر اس کا گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے امریکہ کو خاص طور پر یہ تشویش پیدا ہو گئی ہے کہ اگر کسی وقت ان ملکوں نے تیل کی سپلائی بند کر دی تو اس کا کیا حشر ہو گا۔

امریکہ کے فوجی ماہرین کی رائے تھی کہ فوجی مداخلت کر کے ایران میں اقتدار ایسی کٹھ پتلی حکومت کے حوالے کر دیا جائے جو تیل کی سپلائی برابر جاری رکھنے کی ضمانت دے سکے لیکن ویت نام کے تجربے کی بنا پر کارٹر حکومت نے اس مشورہ کو قبول نہیں کیا۔ اس کے بجائے یہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ سی آئی اے کے ذریعہ ان ملکوں میں اسلام پسند ملاؤں کے خلاف مغرب زدہ طبقہ کو تقویت پہنچا کر انہیں برسر اقتدار لانے کی کوشش کی جائے۔ ایران میں جس کروڑپتی یہودی تاجر کو انقلابی عدالت نے سزائے موت دی تھی اس کے گھر کی تلاشی کے دوران کچھ اہم دستاویزیں برآمد ہوئی ہیں ان سے انکشاف ہوا ہے کہ سی آئی اے اس منصوبہ پر لاکھوں ڈالر خرچ کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے [illegible] بڑی تیل کمپنیوں نے پچاس کروڑ ڈالر کا ایک فنڈ بنایا ہے۔ سعودی عرب کے نائب وزیر اعظم شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے پچھلے دنوں انکشاف کیا کہ سعودی عرب اپنی اسلام دوستی، پٹرول کی دولت اور محل وقوع کے سبب اس وقت دشمن طاقتوں کا ہدف بنا ہوا ہے۔ انہوں نے اسرائیل کے وزیر اعظم بیگن کا قول نقل کیا کہ ہمارا سب سے بڑا دشمن سعودی عرب ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہی خاندان میں اختلاف کی خبریں ایجنسیوں کی افتراپردازی ہے۔ سعودی عرب کے حکمراں خاندان میں اپنے نظریات خیالات اور مقاصد کے بارے میں مکمل اتفاق اور یکجہتی ہے۔

دراصل مغربی ممالک اور اشتراکیت کے علمبردار دونوں اس بات سے بہت پریشان ہیں کہ سرمایہ داری نظام اپنی بوسیدگی اور اندرونی خرابیوں کی بنا پر ریت کی دیوار کی طرح منہدم ہوتا جا رہا ہے اس کی جگہ لینے اور انسانی مسئلوں کے حل کا دعویدار بن کر اشتراکی نظام آگے آیا لیکن وہ خود ہی ٹکرا کر پاش پاش ہو رہا ہے۔ اسلام ایک سیاسی قوت کی حیثیت سے ابھرنے کی جو کوشش کر رہا ہے، اس کے مقابلے میں دونوں کوئی نظریاتی بند تعمیر کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی علمبردار قوتوں کے خلاف سازشوں کا حربہ استعمال کرنے کا یہ اختیار کیا ہے۔ اسلامی دنیا میں آبادی، مادی قوت اور سائنسی علوم کے اعتبار سے ایران، سعودی عرب اور پاکستان کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اس لئے اسلام کی مخالف قوتیں سب سے پہلے انہیں کو ہدف بنائے ہوئے ہیں۔ ایران میں اسلامی انقلاب کو ناکام بنانے کے لئے اسلام کی مخالف قوتوں کے ساتھ ساتھ اشتراکی قوتیں بھی سرگرم ہیں۔

(ہندوستان بمبئی)

یکم اگست ۱۹۷۹ء

D (D) 712

باب القرآن

ع - ث - س

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ ... اِلٰى ... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ (بقرہ ع ۲۲)

ترجمہ: یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو۔ ہاں نیکی والے وہ لوگ ہیں جو خدا کو اور قیامت کے دن کو، اور فرشتوں کو اور سب کتابوں اور نبیوں کو مانیں اور اپنا مال باوجود اس کی خواہش کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیویں۔ اور غلاموں کی رہائی میں خرچ کریں، اور نماز کی پابندی رکھتے ہوں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہوں۔ اور جب کبھی وعدہ کرتے ہوں تو پورا کرتے ہوں۔ اور تنگیوں اور بیماریوں میں جہاد کے وقت میں صابر رہتے ہوں۔ یہی لوگ (اپنے دعوے میں) سچے ہیں اور یہی لوگ (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔

ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ اللہ نے مومنوں کو پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر ان کو کعبہ کی طرف پھیر دیا۔ یہ بات اہل کتاب اور بعض مسلمانوں پر شاق گزری، اس پر اللہ نے فرمایا کہ اصل بات اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری ہے جس طرف کا وہ حکم دے اسی طرف رخ کرنا چاہیئے۔ تقویٰ اور ایمان اتباع شریعت ہے۔ صرف مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنا اطاعت نہیں ہے۔ اگر یہ حکم خدا ہو تو یہ ویسی ہی بات ہے جیسی کہ قربانی کے بارے میں کہی گئی: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ قربانی کا گوشت اور خون اللہ کو نہیں پہنچتا بلکہ تمہاری نیک نیتی اللہ کو پہنچتی ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ نیکی صرف نماز پڑھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ نیک اعمال کرنا بھی ضروری ہے۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب قبلہ پھیر دیا گیا اور فرائض و حدود نازل ہو چکے تھے۔ اللہ نے حکم دیا کہ فرائض بجا لاؤ۔ یہی قول ضحاک و مقاتل کا بھی ہے۔ ابو العالیہ نے کہا یہود کا قبلہ مغرب اور نصاریٰ کا مشرق تھا۔ اللہ نے اس آیت میں کہا کہ یہ کچھ بات نہیں ہے بلکہ حقیقت ایمان و عمل وہ ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا۔ جیسا کہ حسن و ربیع نے کہا ہے۔ ثوری نے کہا کہ نیکی کی جتنی قسمیں ہیں وہ سب اس آیت میں مذکور ہیں۔ ابن کثیرؒ نے کہا یہ سچ ہے کیونکہ جو شخص اس آیت کی جملہ باتوں کے ساتھ متصف ہے وہ پورا پورا اسلام میں داخل ہے۔ اس نے تمام بھلائیاں حاصل کر لیں۔ اللہ پر ایمان لایا (لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوا) وجود ملائکہ کی تصدیق کی جو اللہ اور رسولوں کے درمیان سفیر ہیں۔ جو کتابیں اللہ نے انبیاء پر اتاریں ان سب کو مانا کیونکہ لفظ کتاب اسم جنس ہے سب کتابیں شامل ہیں خصوصاً قرآن کریم پر جو ہر خیر کا جامع ہے دین و دنیا کی سعادت اس کے اندر ہے۔ اس نے سب کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے پھر سارے پیغمبروں پر ایمان لایا۔ جن کے خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہاں تک اصولی عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ اب فروع بیان کئے گئے۔ یعنی مال دینا۔ اس کا مطلب یہ کہ مال سے محبت تھی مال میں رغبت تھی۔ مگر اس کو راہ حق میں خرچ کیا۔ یہی مطلب ہے ابن مسعودؓ و سعید بن جبیرؒ وغیرہ سلف و خلف نے نقل کی ہے۔ صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو دیا جائے تندرستی اور بخیلی میں تونگری کی امید رکھتا ہو۔ محتاجی سے ڈرتا ہو۔ حاکم نے مستدرک میں ابن مسعودؓ سے روایت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تو صدقہ دے اور تو تندرست اور بخیل ہو، امید وار زیست کا ڈرنے والا فقر سے ہو۔ حاکم نے اس حدیث کو شرط شیخین پر صحیح بتایا لیکن ابن کثیرؒ نے کہا یہ حدیث موقوف ہے۔

اس مضمون کی قرآن کی دیگر آیات سے تائید ہوتی ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الخ) اور وہ کھانا کھلاتے ہیں باوجود اس کو محبوب رکھنے کے محتاج اور یتیم اور قیدی کو (کہتے ہیں) ہم تم کو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے اس کا بدلہ یا شکر گزاری نہیں چاہتے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچو گے یہاں تک کہ محبوب ترین چیز (اللہ کی راہ میں) نہ خرچ کرو۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر غریبوں اور ضرورت مندوں کو اگرچہ خود بھوکے ہوں۔ یعنی یہ تھا کہ مال سے محبت ہونے کے باوجود خرچ کیا کھلایا۔ اس آیت میں یہ ہے کہ جس مال کے خود محتاج تھے اس پر دوسروں کو اختیار کیا اور اپنی بھوک پیاس کی کچھ خیال نہ کیا یہ رتبہ اگلے رتبہ سے بڑھا ہوا ہے۔

"وَذَوِي الْقُرْبٰى" سے مراد رشتہ دار ہیں۔ ان کو صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ حدیث میں ہے مساکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔ تیرے دینے اور نیکی کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار تیرے رشتہ دار ہیں یعنی اہل خویش۔ بعد ازاں قرآن پاک میں کئی جگہ یہ حکم ہے کہ قرابت والوں سے احسان کرو۔ یتیم وہ ہے جس کے لئے کوئی کمانے والا نہ ہو۔ اس کے باپ وغیرہ مر گئے ہوں نابالغ و ضعیف ہو کما نہ سکتا ہو۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا کہ یتیمی بعد بلوغ کے نہیں ہے۔ بروایت عبد الرزاق۔ مساکین وہ ہیں جن کے پاس کھانے پینے رہنے کو بقدر کفایت نہیں ہے۔ ان کو اتنا دے کہ ان کا کام نکل جائے اور حاجت دفع ہو جائے۔ صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مرفوعاً آیا ہے وہ شخص مسکین نہیں جو گلی کوچے میں پھرتا رہتا ہے۔ ایک دو کھجور یا ایک دو لقمے اس کو پھیر دیتے ہیں۔ مسکین وہ ہے جو اتنا نہیں پاتا کہ اس کو وہ بے پرواہ کر دے اور لوگ اس کو جان سکتے ہیں کہ یہ صدقہ اس کو دے دیں کیونکہ وہ سوال نہیں کرتا۔ ابن السبیل سے مسافر مراد ہے۔ جس کے پاس خرچ نہ رہا ہو۔ اس کو اتنا دے کہ وہ اپنے وطن پہنچ جائے۔ اسی طرح وہ بھی ابن السبیل ہے جو کسی طاعت کی طلب کے لئے سفر کرنا چاہتا ہے اس کو بقدر آنے جانے کے عطا کرے۔ اسی میں مہمان بھی داخل ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا ابن السبیل وہ مہمان ہے جو مسلمانوں کے پاس آ کر رہتا ہے۔ یہی قول تابعین کی ایک جماعت کا ہے۔ سائلین وہ لوگ ہیں جو مانگتے پھرتے ہیں۔ ان کو زکوٰۃ و صدقات سے کچھ دے۔ حدیث حسین بن علیؓ میں مرفوعاً آیا ہے سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کر آئے۔ (روایت احمد و ابوداؤد) اس حدیث کو بعض محدثین نے سنداً ضعیف کہا ہے مگر بے اصل نہیں ہے۔ ابن کثیرؒ نے اس کو نقل کیا مگر کچھ کلام نہ کیا۔ وَفِي الرِّقَابِ کا مطلب یہ ہے کہ مکاتب غلاموں کو دے جن میں زر کتابت ادا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ فاطمہ بنت قیسؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حق ہے؟ آپؐ نے آیت باب تلاوت فرمائی۔ م م

استفتار اور جواب

س: کیا ایک ہی مصلے پر فرض نماز کی دوسری مرتبہ جماعت کی جا سکتی ہے؟

ج: ایک مسجد میں ایک ہی نماز کیلئے تکرار جماعت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ابوداؤد و ترمذی کی ایک روایت ہے۔

عن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ

(یعنی ایک شخص مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے شخص کے ساتھ نماز پڑھی) امام ترمذی نے اس حدیث سے ایک مسجد میں تکرار جماعت کو ثابت کیا ہے اس شخص کے اس کے ساتھ کھڑے ہو جانے سے اس کو جماعت کا ثواب مل گیا جو منفرد کی نماز سے ۲۷ گنا زیادہ ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ دو آدمی بھی جماعت سے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ ایسی صورت میں مقتدی دائیں طرف اور امام بائیں طرف کھڑا ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے مفترض کی اقتدا جائز ہے جو شخص جماعت کے بعد مسجد میں آئے تو وہ جماعت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ایسے شخص کو مقتدی بنا کر نماز باجماعت پڑھ سکتا ہے جو اس نماز کو جماعت سے پڑھ چکا ہے۔ یہ ایثار اس کی طرف سے بعد میں آنے والے پر احسان اور صدقہ ہو گا ایسے شخص کے ساتھ جماعت ثانیہ بدرجہ اولیٰ جائز ہو گی جس نے وہ نماز پہلے نہیں پڑھی تھی۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ "ان ابن اسحاق دخل فی مسجد وصلوا الجمعۃ بعلقمۃ ومسروق والاسود۔" یعنی ابن اسحاق مسجد میں داخل ہوئے لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ پس ابن اسحاق نے تین اشخاص علقمہ، مسروق اور اسود کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی۔ ظاہر ان تینوں نے بھی وہ نماز نہیں پڑھی تھی۔ اس اثر کی سند صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ کا بھی قول ہے۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ "وجاء انس بن مالک الی مسجد وقد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ۔" ان دلائل سے ثابت ہے کہ تکرار جماعت ایک ہی میں جائز ہے۔ غالباً حضرت انسؓ کو یہ خیال تھا کہ اس مسجد میں جماعت نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے انہوں نے اقامت سے پہلے اذان بھی کہی۔ اگر جماعت ہو چکی ہے تو اذان دینے کی ضرورت نہیں۔ صرف اقامت کہنا کافی ہے۔ جب ایک نماز کی ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ جماعت جائز ہوئی تو وہ کسی جگہ بھی کی جا سکتی ہے۔ امام مسجد کی جگہ پر دوبارہ جماعت کرنے کی ممانعت کی کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔ (ع - ث - س)

م م ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن ماجہ، ترمذی۔ اقامت صلوٰۃ کا یہ مطلب ہے نماز کے تمام ارکان رکوع سجود وغیرہ طمانیت خشوع و خضوع سے شریعت کے بتلائے ہوئے

(باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہ روزہ **ترجمان** دہلی

جلد ۲۶ | یکم اگست ۱۹۷۹ء، ۷ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ | شمارہ ۱۵

طلبائے عربیہ کے داخلے

(ع ۔ ش ۔ ر)

سرکاری اسکولوں میں سالانہ امتحان مارچ و اپریل میں ہوتے ہیں۔ ۱۵ مئی سے ۱۵ جولائی تک سخت گرمی کے ایام میں دو ماہ تعطیل کے ملتے ہیں۔ عربی مدارس میں قمری مہینوں کے حساب سے سالانہ امتحان ماہ شعبان میں ہوتے ہیں اور شوال میں نیا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے تقریباً ۱۵ ار شعبان سے ۱۵ ار شوال تک دو ماہ تعطیل میں گذارتے ہیں۔ ان چھٹیوں میں اساتذہ اور طلبہ کو ماہ رمضان کے روزے رکھنے اور مخصوص عبادات ادا کرنے میں سہولت مل جاتی ہے۔ مدارس اپنا بجٹ تیار کرتے ہیں، آمد و خرچ کا خاکہ مقرر کرکے ماہ رمضان کے مبارک اوقات میں ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سفراء کے ذریعہ سرمایہ جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

منتظمین مدارس نئے سال کے آغاز سے پہلے طلباء کے داخلے کیلئے اعلانات تاریخ کی تعیین اور کچھ استفسارات کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ استفسار میں عمر کیا ہے کس مدرسہ میں کونسی کتابیں پڑھیں وغیرہ۔ امتحان داخلہ میں عموماً کامیابی ہو جاتی ہے۔ اور طلباء تعلیم پانے لگتے ہیں کسی مدرسہ کا کورس تین چار سال میں اور کسی کا آٹھ دس سال میں پورا ہوتا ہے۔ ایک ہی مدرسہ میں یا مختلف مدارس میں پڑھ کر سند فراغ حاصل کرتے ہیں۔ سند حاصل کرنے والوں کی بڑی تعداد وراثت گمنامی میں چلی جاتی ہے۔ تھوڑی تعداد قوم کے سامنے عالم کی حیثیت سے آتی ہے۔ ان میں بعض اچھی صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں، درس و تدریس، خطابت، مضمون نگاری اور عربی کتب کو اردو قالب میں ڈھالنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کی صلاحیت شاید ہزاروں میں سے کسی ایک میں ہوتی ہو۔

قوم اپنے ان فرزندوں کو بڑی آرزوؤں تمناؤں کے ساتھ اپنے مدارس و مساجد میں بھیجتی ہے۔ بڑی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔ علماء وارثین انبیاء ہیں حاملین اسوۂ رسول اور قرآن و حدیث کے مبلغ و داعی ہیں۔ ان کے عقائد پختہ، کردار اور ان کے طور طریق چال ڈھال دیکھ کر دین سے انجان لوگ اصلاح قبول کریں گے۔ دینداری کا جذبہ بڑھے گا، جو اسلاف کا نمونہ ہوں گے۔ یہ آرزوئیں اور امیدیں کبھی کسی حد تک پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ کہتے سنا گیا ہے کہ فلاں مولوی کے طفیل ہمارے عقائد درست ہو گئے دل میں خوف خدا پیدا ہوا۔ فلاں فلاں برائیاں چھوٹ گئیں یہ خود نماز پابندی سے پڑھنے لگا اور کبھی اس کے برعکس نتائج برآمد ہوتے ہیں علمیت اچھی خاصی ہوتی ہے لیکن کیرکٹر ابتر ہوتا ہے۔ اخلاق حمیدہ کی جگہ اخلاق رذیلہ فطرت ثانیہ ... بنے ہوتے ہیں۔ جھوٹ فریب، دھوکہ دہی وعدہ خلافی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ بظاہر بہت دیندار، اجلے پوش اور مستعلیق معلوم ہوتے ہیں لیکن باطن خباثتوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ٹخنوں تک پاجامے، ہر ایک کی جیب پر للچائی ہوئی نظر ڈالتے ہیں۔ حلال و حرام جائز و ناجائز میں تمیز کرنے والے دوسروں کے خزانوں کا مال ڈکار نہ لینے والے۔ جب ایسے عالم ناتجربہ کار قوم کے پلے پڑ جائیں تو اندازہ لگائیے عوام پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے۔ یہی کہا جائے گا کہ مولوی ایسے ہی ہوتے ہیں ؎

چوں از قومے یکے بیدانشی کرد ۔ نہ کہہ را منزلت ماند نہ مہ را

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی یہ مثال بیان فرمائی ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا "ان لوگوں کی مثال جو تورات اٹھوائے گئے پھر انھوں نے اس کو نہ اٹھایا، اس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کو اٹھاتا ہے" ان سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کرتا ہے یہ عالم ایسے ہی تھے، تورات کی کتاب پڑھتے تھے ان کے دل پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ اس امت کے بعض علماء کا یہی حال ہے۔ عالم فاضل بنے پھرتے ہیں، زبان پر قال اللہ و قال الرسول ہے لیکن تقویٰ اور پرہیزگاری کا نام و نشان نہیں۔ تمام علوم عربیہ پڑھ لئے۔ صحاح ستہ چاٹ لی۔ شیخ الحدیث اور مفسر قرآن کہلاتے ہیں۔ اعمال و کردار شاید ہی ہیں۔ ایسے مولوی علمائے حق کیلئے بدنما داغ ہیں۔ یہ سوال ہوتا ہے کہ ان بدعمل مولویوں سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جائے اور ان کی پیداوار کس طرح روکی جائے؟

دراصل اس کی ذمہ داری منتظمین مدارس اور اساتذہ پر ہے۔ بڑی حد تک والدین بھی ذمہ دار ہیں۔ داخلہ کا امتحان لیتے وقت امیدوار کے اخلاق، عادات کے بارے میں پورا اطمینان حاصل کرلیں۔ چال چلن کے بارے میں پہلے اس مدرسہ کی مصدقہ رپورٹ حاصل کریں جس میں وہ پڑھ چکا ہے۔ علاوہ ازیں طالب علم کس مقام کا رہنے والا ہے اس کے باپ کا پیشہ کیا ہے۔ اس کے خاندان میں کس اور نے علم دین حاصل کیا ہے۔ اگر یہ طالب علم عقل اور ریکارڈ کے لحاظ سے اعلیٰ ظرف علم دین حاصل کرنے کے قابل ہے۔ انہیں داخلہ کے بعد گہری نگرانی کیجئے جس کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔ بدکردار ہو تو نہیں رہنا۔ طالب علم کا کیرکٹر مسخ ہو جاتا ہے اور چند مرتبہ تنبیہ اور سرزنش کے بعد بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ایسے طالب علم کو مدرسہ سے خارج کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ کیونکہ اس کی پرورش کرنا پروان چڑھانا علمائے دین کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔

ہندوستان میں بعض مقامات ایسے ہیں جہاں اکثر جرائم پیشہ لوگ رہتے ہیں۔ دن میں اپنے گھروں میں رہتے ہیں رات کو جا بجا چھاپے مار کر گاؤں سے بہت دور ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ اور چوریاں کرکے گھر واپس آجاتے ہیں۔ کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں کے لوگ کبھی قابل اعتماد ثابت نہیں ہوتے اگر کسی خطہ کا طالب علم غلط کار نکلے تو اس خطے کے دوسرے طالب علم کو داخل کرنے میں بڑی احتیاط برتیں۔ جو طالب علم جھوٹ بولنے کا عادی ہو اس سے کبھی خیر کی امید نہ رکھیں۔

بچوں کی اخلاقی تربیت کے ذمہ دار سب سے پہلے والدین ہیں۔ اگر وہ خود با اخلاق ہیں اور اولاد کی اخلاقی تربیت سے غافل نہیں ہیں تو بڑی حد تک یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ اولاد میں بے راہ روی والدین سے منتقل ہوتی ہے۔ یا ان کی غفلت اس کا سبب ہوتی ہے۔ بچوں کی تعلیم کے تین شعبے ہیں۔ ذہنی تعلیم، جسمانی تعلیم اور اخلاقی تعلیم۔ یہ تینوں شعبے آپس میں مربوط ہیں ایک کو اختیار کرنا دوسروں سے صرف نظر کرنا کامیاب زندگی کے منافی ہے۔ نصاب تعلیم ہنر پیشہ، صنعت و حرفت آرٹ و کلچر وغیرہ کا ذہنی تربیت سے تعلق ہے۔ ورزش، زور آزمائی، کھیل کود، شہسواری، پیراکی جسمانی تربیت سے متعلق ہیں۔ صداقت، رحم دلی، انصاف، کفایت شعاری، چھوٹوں پر شفقت بڑوں کا ادب و احترام، مستقل مزاجی، ایفائے عہد، خوش گوئی و بے باکی، مظلوم کی مدد یہ صفات حسنہ اخلاقی تربیت کے ذریعے ہیں۔

انگریزوں کے بارے میں مشہور ہے وقت کے پابند ہوتے ہیں۔ جاپانیوں کے متعلق مشہور ہے کہ شاہی فرمان کی اطاعت حکم کی طرح کرتے ہیں۔ یہ خصوصیت ان میں بچپن سے پیدا کی جاتی ہے۔ اسکول و مدرسے کے قواعد و ضوابط کی پابندی کا خوگر بنایا جاتا ہے۔ اخلاقیات سے متعلق باقاعدہ کورس پڑھایا جاتا ہے۔ یا کہئے بچوں میں مروت و محبت، ہمدردی و وفاداری، بڑوں کی اطاعت، برداری وغیرہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن ملکوں یا گھرانوں میں تعلیم کو دو شعبوں ... سمجھا جاتا ہے، بچوں میں جھوٹ، فریب، حکم عدولی، کام چوری دغا بازی کی طرح عام ہوتی ہے۔ اخلاقیات کی طرف تعلیم دینا کافی نہیں بلکہ اس پر عمل کرانا بھی ضروری ہے۔ عربی مدارس میں سب سے زیادہ اخلاقی تعلیم دی جاتی ہے لیکن وہ درسی ہوتی ہے۔ ... کو ذہن نشین کرایا جاتا ہے اور اس کے خلاف کرنے پر .... سرزنش و سزا کو ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے۔ جھوٹ برائیوں کی جڑ ہے۔ اس پر بھی سخت سزا دی جانی چاہئے۔ یہ چند معروضات ہیں۔ ممکن ہے ان پر توجہ دینے سے بدعمل مولویوں کی پیداوار میں بریک لگ جائے۔ ...

ترجمان کا عیدالفطر نمبر!

دہلی میں بیاروزہ جمعرات کا تھا۔ ۲۱ رمضان کو ۱۵ اگست کا ترجمان عیدالفطر نمبر ہوگا۔ ان شاء اللہ حسب سابق گونا گوں معلومات افزا مضامین کا حامل ہوگا۔

گذشتہ مرتبہ عیدالفطر نمبر کی مانگ کی تاب نہ ہوسکی تھی ایجنٹ حضرات اپنی کاپیوں کی تعداد سے جلد مطلع فرمائیں۔ مشتہر حضرات اپنے اشتہارات ۸ اگست تک بھیجیں تو نمایاں جگہ مل سکے گی۔ مضمون نگار حضرات بھی حسب موقع مقالات اور منظوم کلام بھیجکر مشکور فرمائیں۔

عیدالفطر نمبر کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔ نئے خریدار بارہ روپے سالانہ بذریعہ اشتراک بھیجکر حاصل کرسکتے ہیں۔ دفتر ترجمان ۳۱۰ پرنس اسٹریٹ صدر بازار (دہلی)

مثبت انداز فکر کی ضرورت

شاھد دام نگری

آزادی کے بعد سے اب تک کے حالات کا جائزہ لیں تو اعتراف کرنا ہوگا کہ مسلمانوں نے بحیثیت ایک ملت کے قومی زندگی میں اپنا مثبت کردار ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی علمی اور تعمیری سرگرمیوں کا زیادہ تر حصہ منفی مسائل کے لئے وقف رہا ہے جو اکثر دوسروں نے مسلط کر دیئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس بات کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ دوسرے لوگوں کے اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ اردو زبان کا مسئلہ، پرسنل لا کا، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا مسئلہ ہو یا فرقہ وارانہ فسادات کا مسئلہ، بلا شبہ یہ مسائل ہمارے لئے اہمیت رکھتے ہیں لیکن ہماری قوت، اردو زبان کے لئے احتجاج اور ایجی ٹیشن پر صرف نہ ہوں تو ہم اس سے زیادہ اردو زبان کے علمی فنی اور ادبی سرمایہ کو بڑھانے پر صرف کرتے۔ اردو زبان خود بے پناہ زندگی اور قوت ہے اور صحیح معنوں میں اگر کوئی زبان ہندوستانی عوام کو جوڑنے کا کام کر سکتی ہے تو وہ اردو ہی ہے لیکن بد قسمتی سے

وہ کی جڑ میں ... روز کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں لیکن ہمیں تو اس پر سنجیدگی سے سوچنے کی فرصت کہاں ہے ہم تو اس بحث میں الجھے ہوئے ہیں کہ اردو زبان کا خط فارسی رہے یا ناگری۔ اسی طرح پرسنل لا کے سوال کو لے لیجئے۔ ہندوستان کی عائلی زندگی کے بہت سارے مسائل ہیں جن کا حل مسلمانوں کے عائلی قوانین کے ذریعہ ممکن ہے۔ اگر ہم مسلم پرسنل لا کے دفاع کے بجائے اسے کردار بنا دیتے تو ہم علمی اور فکری سطح پر ہندوستانی سماج کے سامنے اپنے سرمایہ کو پیش کر سکتے ہیں کہ جو مسئلے پورے سماج کو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں ان کا حل ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے دفاع میں الجھا دیا گیا ہے۔ اگر ہم وہ کوشش صرف کرتے جو ہم اپنی تعمیری اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ایسے ہی مثالی یونیورسٹی بنا دیتے جو ملک کی دوسری یونیورسٹیوں کے لئے نمونہ کا کام دیتی اور کچھ کی ضرورت نہیں۔ ملک کے تعلیمی اداروں میں جو انارکی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے پیش نظر یہ بہت بڑی خدمت ہوتی۔ ملک اخلاقی بحران کا شکار ہے اور انسانی قدریں کھلے بندوں پامال ہو رہی ہیں اگر فرقہ وارانہ امن ہوتا اور فسادات کی بجلیاں آئے دن ہمارے خرمن امن و سکون کو جلا نہ دیتیں تو ہم انسانیت کی سربلندی رواداری اور اخلاق کی عظمت کے لئے اپنے کو وقف کر دیتے۔ ایک طویل عرصے تک منفی سرگرمیوں میں ملوث رہنے کے باعث پوری ملت منفی انداز سوچنے کی عادی ہو گئی ہے آج اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیجئے چند ہی اخبار سنجیدہ ملیں گے۔ زیادہ تر اخبارات میں جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والی تحریریں ہوتی ہیں جن میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتیوں اور ناانصافیوں کو نمک مرچ لگا کر بیان کیا جاتا ہے۔ مسلمان بھی خوب جی لگا کر انھیں پڑھتے ہیں۔ لیکن نتیجے کے اعتبار سے یہ خیالات زندگی کی امنگ اور حوصلے کو پست کرتے ہیں اور مایوسی و بے چارگی کے احساس کو بڑھاتے ہیں۔ لیکن اگر پاکستان، بنگلہ دیش اور سارے ہندوستان کے مسلمانوں کے حالات کا موازنہ کریں تو ظاہر ہوگا کہ تیس برسوں میں ہندوستانی مسلمان کو مثبت اسلامی ... ہم ... حاصل ہوا ہے بنگلہ دیش کے مسلمان مسلسل انتشار میں گزر رہے ہیں ... کے ... سے ہچکولے کھاتے رہے ہیں یہ ہمارے لئے شکر اور فکر کا مقام نہیں اور کیا ہم اس بات کو غنیمت نہیں جانتے کہ جن لوگوں نے خود کو ہم سے کاٹ کر اس ملک کو الگ کیا ان کی ... ہم سے بہتر ہونی چاہیئے تھی ... ہم مقابلتاً اچھی حالت میں ہیں۔ شاید یہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان اس لئے ہے کہ اس عظیم ملک میں وہ ہم سے کوئی خاص کام لینا چاہتا ہے یہ کام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے بندوں کے سامنے اس کے پیغام کو عام کریں اور اس کی بھیجی ہوئی شریعت کے سانچے میں خود کو ڈھال کر دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم منفی انداز فکر سے دست بردار ہو کر مثبت ذہن سے حالات کا جائزہ لیں اور خود یہ طے کریں کہ ہمیں کس کام پر کتنی قوت خرچ کرنی ہے کس کام کو پہلے کرنا ہے اور کس کو بعد میں کرنا ہے۔

اس سلسلے میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں رانچی یونیورسٹی کے نصاب میں ایک ہندی کتاب پڑھائی جاتی ہے اس کا نام ہے "مانو سبھیتا کا وکاس" یعنی انسانی تہذیب کا ارتقاء۔ اس میں ایک باب اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کے بارے میں بھی ہے مصنف کے معلومات کا ماخذ عیسائی مورخین کی وہ کتابیں ہیں جن میں انھوں نے اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کی زندگی کے بارے میں حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے ظاہر ہے کہ اس کو پڑھ کر مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس لگے گی کچھ مسلم نوجوان اس کتاب کو ہمارے دفتر میں لے آئے۔ ان کی خواہش تھی کہ مصنف کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ ہم نے کتاب کو دیکھا اس کے دیباچہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی نقص نظر آئے تو مصنف کو آگاہ کریں آئندہ ایڈیشنوں میں اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

اگر ہمارے نوجوان اشتعالی انداز میں اس معاملے کو لینے کے بجائے مصنف سے مل کر باتیں کرتے ممکن تھا کہ اپنی غلطیوں کو محسوس کر کے مصنف خود ہی اصلاح پر آمادہ ہو جاتا اور یہ بھی ممکن تھا کہ نوجوان کسی اچھے مصنف سے رجوع کرتے اور اسلام کی تعلیمات اور پیغمبر اسلام کی زندگی پر ہندی میں ایک اچھی کتاب لکھوا کر اسے بڑے اہتمام میں شائع کرتے لیکن اس طرف خیال نہیں گیا منفی اور احتجاجی انداز فکر کی وجہ سے انھوں نے مقدمہ چلانے کی بات سوچی۔ ہو سکتا ہے مقدمہ جیت جائیں اور عدالت مصنف کو حکم دے کہ قابل اعتراض حصے کتاب سے خارج کر دیئے جائیں۔ لیکن کیا اتنا ہی کافی ہے اور کیا ہم اتنا سمجھ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں۔

جس کتاب کا ذکر ہے اس کے کئی ایڈیشن چھپ کر فروخت ہو چکے ہیں ہزاروں پڑھنے والوں ... سے ... ہوگا۔ اور کیا اسلام کی صحیح تعلیمات کو پہنچانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے؟

یہ تو ایک مثال ہم نے دی ہے تاکہ منفی اور مثبت انداز فکر کے فرق کو آپ سمجھ سکیں ایسی بہت ساری مثالیں ہمارے سامنے ہیں وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اس بات پر کم دھیان دیں کہ دوسرے ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ ہم خود اپنے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور اپنی کیسی تصویر ملک کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اسی کو زیادہ اہمیت دیں اور اسی کے مطابق اپنے پروگرام کو مرتب کریں۔

* * *

حسن بصریؒ
کے حالات و ملفوظات قیمت ۱/-
مکتبہ ترجمان سے طلب کیجئے۔

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کیلئے ہر کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہیں

عقائد و احکام کیلئے حدیث ایک مستقل حجت

تالیف:- علامہ ناصر الدین البانی دمشقی مترجم مولانا عبد الزماں نیپالی سائز ۲۰×۲۳ صفحات ۹۰ کتابت و طباعت صاف کاغذ ... قیمت ۲/- ملنے کا پتہ مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ملا۔

البانی صاحب نے ایک بلند پایہ کتاب "الحدیث حجۃ بنفسہ فی العقائد والاحکام" تصنیف کی جس کا اردو ترجمہ مولانا عبد الزماں نیپالی پیش کر رہے ہیں موصوف کی یہ پہلی پیش کش ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں علامہ موصوف نے قرآنی آیات .... احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ سے ثابت کیا ہے کہ اگر حدیث صحیح سند سے ثابت ہے تو خواہ وہ خبر واحد ہی کیوں نہ ہو حجت ہے یہ تفریق کرنا کہ اعمال کے لئے حجت ہے عقائد کے لئے نہیں۔ من گھڑت بات ہے۔ اس پر کوئی دلیل نہیں قائم کی جا سکتی۔

منکرین حدیث وہی نہیں ہیں جو احادیث کو تاریخ کا درجہ دیتے ہیں بلکہ وہ بھی ان میں شامل ہیں جو کہتے ہیں کہ جو حدیث درایتہ عقل کے خلاف ہو وہ قابل عمل نہیں۔ اسی طرح وہ بھی منکرین حدیث میں شامل ہیں جو قیاس کو خبر واحد پر مقدم رکھتے ہیں نیز اصولی فقہ کے خلاف حدیثوں کو رد کر دیتے ہیں اور نص قرآنی پر حدیث کی زیادتی کو مردود قرار دیتے ہیں۔ ان رجحانات کی غلطیوں کو جن معقول دلائل اور علمی مباحث سے علامہ البانی حفظہ اللہ نے آشکار کیا ہے۔ وہ کتاب کے مطالعہ سے ہی واضح ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کتابت اور زبان کی غلطیاں آئندہ ایڈیشن میں درست کر لی جائیں گی (ع۔ م)

آئینہ اسلام

ایمانیات، رسالت، عبادات، حقوق و معاملات، معاشرت، عام اسلامی احکام دعا، آیات، اذکار، ادعیہ اور قرآنی دعاؤں کا مجموعہ۔ صفحات ۳۰۰ قیمت ۷/۵۰ علاوہ محصول ڈاک۔ مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ملا۔

از، مولانا عبید الرحمٰن صاحب قمر مبارکپوری

دنیا کدھر جا رہی ہے

اسلام فطری مذہب ہے جس کی بنیاد امن و مساوات پر رکھی گئی ہے۔ اس کے پیروکار بہت سے ہیں، لیکن اس نے جو قانون الٰہی عطا کیا ہے وہ ایک ابدی قانون ہے اور اس پر چل کر ہم دنیا کو نہایت صاف ستھرا ماحول دے سکتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ دنیا نے خلافت راشدہ کے موقع پر کر لیا ہے۔ اور خلافت امویہ و عباسیہ کے دور میں بھی کم و بیش اس کے مناظر دیکھنے میں آئے ہیں۔ اور اب سعودی حکومت اپنی ملوکیت کے باوجود آئین الٰہی کو نافذ کر کے ہمارے سامنے صاف ستھرا ماحول پیش کر رہی ہے۔ امن و امان سے پرامن زندگی، پاکدامنی اموال و املاک اور انسانی جان کی حفاظت کے لئے دنیا میں عرب ہی ایک ملک ہے جس نے ہر ملک کو [illegible] ہے اور پوری دنیا کو اس پر فخر ہے۔ ہم نہیں کہتے کہ یہاں ایک مکمل اسلامی ذہن کا ..... نافذ ہے مگر اس کی جھلک قوانین کے نفاذ میں ضرور ہے۔ اس کا ہم کو اقرار کرنا ہی پڑے گا۔

رات کی تاریکی ہو یا دن کا اجالا یہاں کے لوگ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ ان کا مال و دولت محفوظ ہے۔ ان کی عزتیں و آبرو محفوظ ہیں۔ یہاں جان کا کوئی خطرہ نہیں۔ [illegible] اور قتل و غارت گری کا کوئی تصور نہیں۔ یہاں قاتل کا تذکرہ نہیں [illegible] زندگی [illegible] اسلامی قانون کے نفاذ کا کرشمہ ہے۔ دنیا کا کوئی ملک اگر اس قانون کو چلائے تو وہ ملک بھی ایسا ہی امن و امان پائے گا۔

اس حقیقت [illegible] آج تک [illegible] کہ اسلام [illegible] سزا دیتا ہے [illegible] کا سر قلم کر دیتا ہے۔ [illegible] ہاتھ کاٹ دیتا ہے۔ [illegible] لوگوں کو سرعام سزا دینے کا قائل ہے۔ [illegible] اسلامی [illegible] جب سے پاکستان [illegible] اسلامی [illegible] حکومت اپنے مخالفوں کو سر قلم کر کے ایک بھیانک منظر پیش کر رہی ہے۔

ویسے بحیثیت انصاف خالی الذہن ہو کر دیکھا جائے تو ہم نہایت فخر سے کہیں گے کہ صحیح نیت سے اگر کوئی ملک بھی اسلام کے قوانین کو اپنے یہاں نافذ کرے تو وہ ملک نہایت پرامن ملک بن جائے گا۔ وہاں اور دوسرے ممالک کی طرح چھوٹے بڑے کی جان و مال کی حفاظت ہوگی اور وہاں جرائم کا تصور تک بھی نہیں رہے گا۔

تہذیب یافتہ کہی جانے والی [illegible] جس میں ہم رہ رہے ہیں [illegible] کی تاریکی تو دور رہی دن کے اجالوں میں [illegible] محفوظ نہیں [illegible] دنیا [illegible] بڑی سڑکوں پر ہماری دکانیں [illegible] میں ڈاکہ زنی عام ہو گئی [illegible] کی [illegible] اپنی [illegible] ہو جاتی ہے، جہاں قانون کے محافظ قانون کو [illegible] سے خارج کر دیا جاتا [illegible] آزاد پھرتے ہیں [illegible] اسلام [illegible] ہماری حکومتوں کو [illegible] ہم جب تک اپنے [illegible] کارفرما ہیں، ہمارے [illegible] ہم [illegible] دیکھتے ہیں اور [illegible]

تم ہمارے مذہب کو [illegible] ایک ظالم اور [illegible] وقت [illegible] لیکن تم [illegible] اور ہمارے [illegible] غیر محفوظ [illegible] شریف [illegible] دور [illegible]

کی ڈاک پر [illegible] کہیں لوٹ لئے جاتے ہیں پردیسی لوٹ لئے جاتے ہیں، تاجر قتل کر دیئے جاتے ہیں، مزاحم ہونے پر گھروں کا نشانہ بنا دیئے جاتے ہیں، دوشیزاؤں کی عصمتیں لٹ جاتی ہیں، اور قاتل بڑے نہایت آرام سے فائر کرتے ہوئے نکل جاتے ہیں اور قانون کی عدالت باعزت بری ہو جاتے ہیں، لطف یہ ہے کہ اپنے اپنے علاقوں میں ایسے شریف زادوں کو سب لوگ جانتے ہیں، مگر ان کی [illegible] ہو جاتی ہے، [illegible] بچے [illegible] کی طرح [illegible] اپنا جواب [illegible] کبھی کبھی ان [illegible] کے دشمنوں [illegible] ہو جاتی ہے قانون کے [illegible] اپنے [illegible] دوسری [illegible] قانون [illegible] کرتے ہیں جیسے یہ [illegible] (بحوالہ اخبار [illegible])

الفاظ

ترجمان کے لئے [illegible] تعاون [illegible] احباب یہ صراحت ضرور کر دیں کہ [illegible] خریدار ہیں یا پرانے، اگر پرانے ہیں تو خریداری نمبر [illegible] نمبر [illegible] میں آسانی ہو۔

شرائط ایجنسی

ترجمان کی ایجنسی کے خواہاں احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کم از کم [illegible] کا آرڈر [illegible] ضروری ہے [illegible] فیصد کمیشن دیا جاتا ہے اور [illegible] ایجنسی [illegible] میں [illegible] جاتے ہیں۔

(منیجر)

مسلمان بیوی

گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے والی باتیں صفحات ۲۲۶ قیمت ۲/۵۰ علاوہ محصول ڈاک۔

مکتبہ ترجمان، اسپریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

تبرکات آزاد

از: غلام رسول صاحب مہر [illegible] صفحات ۲۲۴ کتاب کے آغاز میں مولانا آزاد کے مکاتیب [illegible] بہن کی [illegible] ہے [illegible] کے قلم سے بھی کچھ نکلا ہے [illegible] بصیرت و معرفت کا نادر ذخیرہ [illegible] مکاتیب [illegible] مسائل [illegible] مولانا کے اسلوب [illegible] ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] فقہ [illegible] مسئلہ خلافت [illegible] تحریک [illegible] اور کیا آخری منزل [illegible] ہیں مکاتیب [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

مکتبہ ترجمان، اسپریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

ثنائی پاکٹ بک

سائز ۲۰×۳۰/۳۲ صفحات ۵ [illegible] قیمت [illegible] ترجمہ [illegible] ترجمان [illegible] شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تالیف ہے موصوف نے [illegible] اسلامی تعلیمات [illegible] احقاق حق اور ابطال باطل [illegible] کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے [illegible] طلب کیجئے۔

مکتبہ ترجمان، اسپریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

ترجمان گھر گھر پہنچایئے

تبلیغ دین ہر مسلمان کی بنیادی ڈیوٹی ہے [illegible] تبلیغ کا ثواب حاصل [illegible] ترجمان اپنے [illegible] کسی [illegible] کے نام جاری کرانے سے بھی [illegible] ترجمان کا سالانہ [illegible] صرف [illegible] روپے [illegible] توجہ فرمائیں گے (ادارہ)

جمعیتہ اہلحدیث راجستھان کا دسواں گیارہواں سالانہ اجلاس

اور اس کے بعد صدر راجستھان کا تبلیغی دورہ

مورخہ ۹ ر ۱۰ مئی ۱۹۷۹ء بروز بدھ جمعرات جمعیتہ اہلحدیث راجستھان کا دسواں سالانہ اجلاس بمقام گیشور رائے پائی ضلع بونڈی منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ... راجستھان کے مختلف مقامات اور دیگر صوبوں سے بھی اخوان جماعت تشریف لائے۔

پہلا اجلاس عام بعد نماز عشاء ایک وسیع میدان میں ہوا۔ جس میں باہر سے آئے ہوئے علماء کرام اور راجستھان کے علماء نے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرمایا۔

دوسرا اجلاس عام بروز جمعرات مسجد اہل حدیث کے میدان میں ہوا۔ اجلاس اول کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ محترم مولانا عبدالمعین صاحب اصلاحی نے بصیرت افروز تقریر فرمائی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ آپ کے بعد حضرت محترم مولانا محمد داؤد صاحب راز نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ جو ضروری باتیں تھیں آپ نے بیان فرمائیں۔ مولوی محمد یسین صاحب نے اچھے انداز میں سامعین کو مخاطب فرمایا۔ آپ کی تقریر بہت پسند کی گئی۔

دوسرے اجلاس میں حضرت محترم مولانا محمد داؤد صاحب راز نے اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین اجلاس کو مستفیض فرمایا۔ محترم مولانا ابوالکلام صاحب ایڈیٹر ترجمان نے اور محترم مولانا وحید الدین صاحب ایڈیٹر سوسائٹی نے قیمتی افکار اپنی تقریروں میں پیش فرمائے۔ محترم مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے اچھے انداز میں سامعین کو مخاطب فرمایا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ یہ دوسرا اجلاس بھی جس کی اختتام ... بروز جمعہ بعد ناشتہ سے فارغ ہو کر سب لوگ مولانا ... کے گھر ... تشریف لے گئے ... ۹ بجے تک جاری رہے۔

جمعہ کی نماز کے بعد ... مولانا داؤد صاحب ... انجام دیئے۔ بعد نماز عشاء ... میدان میں اجلاس عام ہوا۔ محترم مولانا قاری عبدالرشید صاحب نے پرجوش تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد محترم مولانا عبدالمعین صاحب نے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ بہت پسند کی گئی۔

آپ کے بعد محترم مولانا ابوالکلام صاحب نے مسلک اہل حدیث پر تقریر فرمائی جس کی ضرورت تھی۔ آپ کے بعد محترم مولانا ... وحید الدین صاحب نے مسلک اپنے پیش بہا، اصول افکار پیش فرمائے۔

دوسرا اجلاس بھی بعد نماز عشاء اسی میدان میں ہوا۔ محترم قاری عبدالرشید صاحب نے ایک سحر انگیز اور مبسوط تقریر فرمائی۔

محترم مولانا عبدالستار صاحب نے ایک پرجوش، ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ سامعین نے بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی۔ آپ کے بعد محترم مولانا عبدالغفار صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جو شادی بیاہ کے مروجہ رسم و رواج پر تھی۔ خواتین نے بہت پسند کیا۔ آپ کی دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد راقم الحروف نے شرکاء اجلاس و مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو دینی جذبہ کے ساتھ اس گرم موسم میں ... جیسی سخت دھوپ تھیں دور دراز کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے دور دراز مقامات سے اجلاس میں شریک ہوئے۔ معزز مہمانوں کی مہمان نوازی میں جو خامیاں رہیں ان سے معافی کی درخواست کی اور دعا کی کہ جو کچھ ہم نے سنا خدا ہمیں اس پر عمل کی توفیق بخشے آمین۔ سب حضرات کرشن سے بخیریت روانہ ہو گئے۔

اس کے بعد احقر نے جماعت اہلحدیث کوٹہ کے افراد کو سمجھایا اور ایک آیت سنائی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔ اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ بات جو نہیں کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک بڑی ناپسندیدہ بات ہے کہ وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔

دو چیزیں ہیں قول اور فعل۔ آپ کے یہاں ایک عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں قول کا کام ہو چکا، علماء کرام تقریریں کر کے تشریف لے گئے۔ اب فعل کا کام رہ گیا ہے جسے آپ ہی کو کرنا ہے۔ تبلیغی کاموں میں سب سے پہلا کام نماز با جماعت ہے جب تک آپ اس کی پابندی نہیں کریں گے آپ کا اجلاس کامیاب نہیں سمجھا جائے گا۔ بفضلہ

درجنوں تک نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی۔ اس کے بعد یہاں سے سوائی مادھوپور روانہ ہوا۔ گیشورائے پاٹن سے چار ساتھی ساتھ ہی دعوتی کام کیلئے دو آدمی اور ہو گئے اس طرح چھ آدمیوں پر مشتمل یہ قافلہ سوائی مادھوپور پہنچا۔ وہاں کے احباب و اخوان نے پہنچنے پر بڑی خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔ صبح بعد نماز فجر پہنچ پڑے جہاں بھی لوگ مسجد میں جمع ہوئے ... میں نے ان بھائیوں کو یہ سمجھایا کہ آپ کی اتنی شاندار بڑی مسجد بغیر نمازیوں کے ویران ہو رہی ہے۔ اس کو آباد کریں۔ سب نے اقرار کیا۔ نوجوانوں کی ایک کمیٹی بنادی گئی کہ لوگوں کو گھر گھر جا کر

بیدار کریں۔ اور نماز کے لیے مسجد میں لائیں۔ یہاں سے بھی دو آدمی اسی نیک کام کیلئے ہمراہ ہو گئے۔ غرضیکہ جوں جوں قدم آگے بڑھتا لوگ آتے گئے۔ کارواں بنتا گیا۔ بحمد اللہ آٹھ نفوس پر مشتمل یہ قافلہ گلابی شہر (جے پور) کے لیے روانہ ہو گیا۔ وہاں بھی اخوان اہل حدیث نے اس کام میں بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ گھروں پر جا کر لوگوں کو سمجھایا۔ اور جو لوگ جماعت میں شریک ہوتے ان کو نماز با جماعت کی تاکید کی۔ اس کی خوبیاں سمجھائیں۔ بفضلہ

لوگوں نے اسے تسلیم کیا اور نمازوں میں لوگ زیادہ آنے لگے۔ اس کے بعد ہم جرمان کو اپنے ساتھ تین آدمیوں کو لیکر گیشورائے پاٹن پہنچا ایک صاحب کوٹہ کے تھے اور دو جودھپور کے رہنے والے تھے۔ وہاں کی بھی بات کہی۔ بفضلہ ان پر اچھا اثر ہوا۔

اچھا اثر ہوا۔ ساتھی جانتے تھے کہ یہ قافلہ اس کام کے لیے آگے بڑھے مگر احقر اپنی ضعیفی اور کمزوری کی وجہ سے آگے کی ہمت نہ ہوئی اور اس دورہ کو آئندہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔ جو انشاء اللہ جلد ہی شروع کیا جائے گا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارے کاموں میں خلوص پیدا کرے اور کامیابی بخشے (آمین)

خادم
عبدالحلیم نیو انڈیا فارمیسی گمنڈی گھر
کوٹہ راجستھان

جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس کی مجلس منتظمہ کے چند اہم فیصلے

مورخہ ... مئی ۱۹۷۹ء کو جامعہ کی مجلس منتظمہ کا ایک اجتماع جامعہ ہی میں منعقد ہوا۔ اس نشست میں متعدد اہم مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ جماعت اور جامعہ کی دلچسپی کے بعض اہم فیصلے بھی ہوئے :-

(۱) ... کے اختتام سے پہلے مؤتمر الدعوۃ والتعلیم کے نام سے ایک عظیم کانفرنس منعقد ہو جس میں دعوتی و تعلیمی مسائل پر غور و خوض کر کے راستہ کی مشکلات کا حل تلاش کیا جائے اور دعوت و تعلیم کی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہو کانفرنس کی تیاری کے لیے ایک کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں آچکی ہے جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

(۲) طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ذمہ داران جامعہ کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ جامعہ میں ان کے لیے طبی سہولتوں کا بندوبست کیا جائے۔ مجلس منتظمہ نے اپنی مذکورہ نشست میں جامعہ کے اندر ایک مناسب اسپتال کا قیام منظور کر لیا ہے اور اب جلد ہی انشاء اللہ اس کا انتظام ہو گا۔

(۳) مجلس نے جامعہ کی نگرانی میں شعبہ دعوت و تبلیغ کا بھی قیام منظور کیا ہے تاکہ کتاب و سنت کا پیغام ہر شخص تک پہنچایا جا سکے اور جماعت کے افراد سے ربط قائم کر کے ان کو جماعتی سرگرمیوں میں شریک کیا جائے۔

مذکورہ تینوں فیصلے بہت اہم اور ضروری ہیں اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لیے کثیر سرمایہ، افراد جماعت کے زبردست تعاون، مفید مشوروں اور مخلصانہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ جماعت اس سلسلہ میں اپنا روایتی تعاون پیش کرے گی۔

(دفتر جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس)

جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کی صوبائی کانفرنس

صوبائی جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کے زیر اہتمام دو روزہ عظیم الشان سالانہ کانفرنس بتاریخ ۱۹، ۲۰ مئی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ و اتوار پرانی حویلی حیدرآباد میں منعقد ہوئی حضرت العلام مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحمانی نے کانفرنس ہذا کی صدارت فرمائی۔ بتاریخ ۱۹ مئی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ ۹ بجے شب جناب قاری عبدالرشید خان صاحب کی قرات قرآن پاک سے کاروائی کا آغاز ہوا جناب عبدالحفیظ صاحب سلفی نے نظم سنائی نظم کے بعد مولوی محمد عبدالرؤف صاحب صدر استقبالیہ نے سلام کے بعد حمد و ثنا بیان کی اور رقت انگیز انداز میں خطبہ استقبالیہ پیش فرمایا موصوف نے شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے لئے دعائیہ کلمات پیش فرمائے۔

خطبہ استقبالیہ کے بعد جناب مولوی سید سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش نے ہندوستان میں تنظیم اہلحدیث کی تشکیل کا اجمالی خاکہ پیش فرماتے آندھرا پردیش اور شہر حیدرآباد میں مذہب اہلحدیث کی اشاعت اور علماء اہلحدیث کی مساعی جمیلہ پر روشنی ڈالی۔ آندھرا پردیش میں تنظیم اہلحدیث کی تشکیل نو اور اہم کارگذاری کی رپورٹ پیش فرمائی۔

رپورٹ کے بعد مولانا شمس الحق صاحب سلفی شیخ الحدیث جامعۃ السلفیہ مرکزی دارالعلوم بنارس اور مولانا حافظ عبدالمتین صاحب جوناگڈھی خطیب جامع مسجد اہلحدیث چامراج پیٹ بنگلور نے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمایا نیز مولانا مختار احمد صاحب ندوی اور مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی نے تقاریر فرمائیں۔

۲۰ مئی کو کانفرنس کی چار نشستیں ہوئیں۔

نشست اول بعد نماز فجر: مولانا محمد عبدالغفار صاحب ندوی نے درس قرآن کریم اور مولانا شمس الحق صاحب سلفی شیخ الحدیث جامعۃ السلفیہ مرکزی دارالعلوم بنارس نے درس حدیث شریف سے حاضرین جلسہ کو مستفید فرمایا۔

نشست دوم: یہ اجلاس ۹ بجے صبح تا ڈیڑھ بجے ظہر تک جاری رہا اور مولانا اسلم صاحب کانپوری کی قرات کلام پاک سے کاروائی کا آغاز ہوا مولانا عبدالغنی صاحب سیفی مولانا محمد احمد صاحب خطیب مسجد اہلحدیث کاروان حیدرآباد مولانا دیندار صاحب مبلغ اسلام میوات، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ملاپور ضلع کریم نگر زبان تلنگی، مولانا اسلم صاحب کانپوری، مولانا محمد صدیق صاحب رحمانی ورنگل، علماء کرام نے اپنی پرنور معلومات تقاریر سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

نشست سوم: خصوصی اجلاس برائے تنظیمی امور: یہ اجلاس بعد نماز عصر جناب مولوی عبدالرشید صاحب عمری نائب صدر جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تمام صدور و نظماء جمعیۃ اہلحدیث ہائے آندھرا پردیش نے اپنے اپنے حلقوں کی رپورٹیں پیش کیں۔ اجلاس ہذا میں حاضر خصوصی مدعوین علماء کرام حضرت مولانا مختار احمد صاحب ندوی اور مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے ہوئے آئندہ بھی مخلصانہ مشوروں اور ممکنہ تعاون عمل کے ذریعہ رہنمائی کا وعدہ فرمایا۔ جس کے لئے جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش بے حد مشکور ہے۔

تنظیمی اجلاس کے موقعہ پر خواتین کیلئے علیحدہ نشست قائم کی گئی تھی اس نشست میں مولانا عبدالقادر صاحب خطیب مسجد اہلحدیث سکندرآباد، مولانا سید ابوالکلام احمد صاحب عمری نے خطاب فرمایا۔

نشست چہارم: خطاب عام: حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے شب مولانا اسلم صاحب کانپوری کی قرات کلام پاک سے خطاب عام کا آغاز ہوا بعدہٗ مولانا مختار احمد صاحب ندوی، مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی دہلی مولانا ظہیر الدین صاحب رحمانی عمرآباد، مولانا محمد ثناء اللہ عمری مجیل ہند اور مولانا انیس الرحمن صاحب اعظمی بنارس نے اس اجلاس عام کو مخاطب فرمایا۔ بعد ازیں صدر کانفرنس حضرت العلام حافظ محمد عبدالعزیز صاحب رحمانی مدظلہ صدر صوبائی جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش نے خطبہ صدارت پیش فرمایا۔ آخر میں مولانا عبدالسلام صاحب فاروقی کی رقت انگیز دعا پر ٹھیک ایک بجے شب کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

صوبائی جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کی سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر ایک عامل خیر نے ادارۃ السلفیہ بمبئی کی مطبوعات کل ۱۴۰۰ کتب جن کی قیمت تقریباً بیس ہزار روپیہ ہوگی ہے بلا معاوضہ تقسیم کیلئے مولانا مختار احمد صاحب ندوی کی معرفت صوبائی جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کے ذمہ داروں کے حوالے کی جو حضرات اہل علم، علماء کرام، کتب خانے، دارالمطالعے مکاتیب، مدارس اور جماعتی اداروں میں تقسیم کی گئی۔ قبل اس کے آندھرا پردیش کے طوفان عظیم سے متاثرہ علاقوں میں بحالی کام کے لئے مولانا مختار احمد صاحب ندوی نے مہاراشٹرا جمعیۃ اہلحدیث کے ریلیف فنڈ سے معتدبہ رقم سے امداد فرمائی۔ جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش نے مہاراشٹرا ریلیف کے وفد کو ساتھ لیکر متاثرہ مقامات کا دورہ کیا اور متاثرین کو مکانات کی تعمیر و زراعت کیلئے بیل نیز کام کیلئے سینے کی مشینیں وغیرہ کی تقسیم میں وفد کی رہنمائی فرمائی نیز مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کی ارسال کردہ رقمی امداد بھی جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش ریلیف نے مولوی سید سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ کے ذریعہ تقسیم کروائی۔

اس سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر تجاویز اور قراردادیں بھی منظور ہوئیں جو حسب ذیل ہیں

جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کی سالانہ کانفرنس منعقدہ ۱۹، ۲۰ مئی ۱۹۹۰ء بروز شنبہ و یکشنبہ بمقام پرانی حویلی حیدرآباد کی قراردادیں جن کو مولوی سید سراج الدین صاحب ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ نے کانفرنس کے آخری دن کے اجلاس عام میں عوام و خواص کے بھاری مجمع میں پڑھ کر سنایا۔

قراردادیں: جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کا صوبائی اجلاس عام تحریک اہلحدیث کو آگے بڑھانے اور جمعیۃ کو مزید متحرک و فعال بنانے کیلئے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر منظور کرتا ہے۔

(۱ الف) آندھرا پردیش میں جتنے بھی اہلحدیث مدارس، مکاتیب، مساجد اور اوقاف پائے جاتے ہیں ان کی تنظیم نو کی جائے گی۔ ریاستی جمعیۃ ان سب کو اپنی سرپرستی میں چلائے گی۔ اور ان کی ترقی کے لئے مقامی اور ضلعی جمعیتوں کے تعاون سے اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

(۲) مساجد کے ائمہ اور خطباء کو کتاب و سنت کی صحیح تعلیمات کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں ریاستی جمعیۃ کی طرف سے ہدایات اور سرکلر جاری کئے جائیں گے اور ائمہ و خطباء کا فرض ہوگا کہ وہ ان ہدایات کو عمل میں لاکر تحریک اہلحدیث کی نشر و اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

(۳) جماعت اہلحدیث کے علماء میں علیحدگی اور انفرادیت پسندی کا جو ذہن پیدا ہوگیا ہے وہ تحریکی اور جماعتی اسپرٹ کے سخت خلاف ہے اس علیحدگی پسندی کا یہ نتیجہ سامنے آرہا ہے کہ مدارس و مکاتیب اور مساجد جو مسلک و تحریک کی اشاعت کا ذریعہ ہیں وہ اصل قرار پاگئے ہیں اور ان کی نظامت و تولیت باہمی حسد و رقابت کا سبب بن گئی ہے۔ اور تحریک اہلحدیث کا اصل مشن پیچھے جا پڑا ہے اس مرض کے علاج کے سلسلہ میں یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ علیحدگی پسندی کی اس روح کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ علماء خطباء اور ائمہ مساجد کو اس بات کا مکلف کیا جاتا ہے کہ وہ عوام میں اجتماعیت کی اہمیت کو واضح کریں اور تحریک و مسلک کی نشر و اشاعت کی طرف ذمہ داروں کی توجہ مبذول کرائیں۔

(۴) جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کو تبلیغی دعوت نشر و اشاعت اور تنظیم کے کاموں میں متحرک بنانے کے لئے اس کا ایک مستقل دفتر حیدرآباد میں بنایا جائے جو ریاستی جمعیۃ کے شایان شان ہوگا۔

(۵ ب) اس دفتر کے تحت صوبائی جمعیۃ کے تین شعبے ہوں گے (۱) شعبہ مساجد (۲) شعبہ تبلیغ (۳) شعبہ تعلیم۔ یہ تینوں شعبے پوری ریاست میں تحریک اہلحدیث کے لئے راہ ہموار کریں گے اور پوری جماعت سے ربط رکھیں گے اور مدارس کے لئے ایک جامع نصاب تیار کیا جائے گا۔ جس میں صوبائی تاریخ، جغرافیہ، زبان کے علاوہ تمام مضامین میں مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند اور مرکزی دارالعلوم بنارس وغیرہ کے نصاب سے رہنمائی لی جائے گی اور ایک مستقل نصاب کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو ریاست کے باہر کے علماء اہلحدیث سے مشورہ کرکے نصاب تیار کرے گی اور جماعتی مکاتیب مدارس اس بات کے مکلف ہوں گے کہ وہ اس نصاب کو اپنے یہاں چلائیں۔

(۶) پوری ریاست میں جماعتی دارالمطالعوں اور لائبریریوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا اور ان کی کارکردگی میں جو جمود پیدا ہوگیا ہے اسے دور کرکے انہیں متحرک اور پرکشش بنایا جائے گا۔

(۷) تمام ضلعی شہری اور مقامی جمعیتوں کو مکلف کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے یہاں مساجد میں درس قرآن و درس حدیث کا سلسلہ مستقل طور پر چلائیں اور ساتھ ہی ہفتہ واری، پندرہ روزہ اور کم از کم ماہانہ تبلیغی اجتماعات منعقد کریں اور اس کا التزام کریں۔

(۸) صوبائی جمعیۃ کے تحت سال میں ریاست کے مختلف مقامات پر تین خصوصی ایک روزہ اجتماعات سہ ماہی ششماہی یا نوماہی منعقد کئے جائیں گے جن میں ریاست کی تمام مقامی و ضلعی جمعیتوں کے صدور و نظماء اور ریاستی مجلس عاملہ کے ارکان کی شرکت لازمی ہوگی

اس تمام عرصہ کے دوران سے اُن کی اس مدت کی کارکردگی کی رپورٹ لی جائے گی اور انہیں حسب ضرورت ہدایات دی جائیں گی اس خصوصی اجتماع کی مناسبت سے رات میں ایک عمومی تبلیغی اجتماع بھی منعقد کیا جائے گا جس میں جماعت اہلحدیث ہند کے کسی مستند عالم کا خطاب عام ہوا کرے گا۔

(۹) ریاستی جمعیۃ اہلحدیث کے ماتحت ایک سالانہ اجلاس عام ہر سال حیدرآباد یا ریاست کی کسی مشہور جگہ میں منعقد کیا جائے گا جس میں جمعیۃ اور اس کی متعلقہ ضلعی اور شہری شاخوں کی کارکردگی پر غور کیا جائے گا، اور حسب ضرورت ہدایات دی جائیں گی اور اس میں خطاب عام کے علاوہ کچھ ٹھوس تربیتی کورس بھی شروع کئے جائیں گے۔

(۱۰) شعبہ نشر و اشاعت جو بالکل خاموش ہے اس کو زندہ کیا جائیگا۔ البیان کو ترقی دی جائے گی۔

کتب خانہ محمدیہ کی طرف سے جو کتابیں شائع ہوتی ہیں ان کی نشر و اشاعت پوری ریاست میں کی جائے گی۔ تقویۃ الایمان اور رسوم متعلق کی ازسر نو اچھے معیار پر طباعت و اشاعت کی کوشش کی جائے گی۔

(۱۱) کتب خانہ محمدیہ کو جماعت اہلحدیث کا ایک تحقیقی مرکز قرار دیکر اس کو مزید ترقی دی جائے گی، اور اسے حدیث و تفسیر جس میں خصوصیت کے ساتھ انگریزی عربی اور اردو کے مجلات و تصنیف و کتابوں سے معمور کیا جائے گا۔ اور کتب خانہ کو مستقل علمی حیثیت دینے کے لئے صوبائی اور مرکزی جمعیۃ ہائے اہلحدیث کے دفاتر یہاں سے ملائے جائیں گے اور کتب خانہ کی … کے ساتھ کتب خانہ کی مزید ترقی کی راہ میں ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔ اور مستقبل میں اسے ایک عظیم الشان جماعتی علمی مرکز بنانے کے اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

(۱۲) رحمانیہ ماڈل سکول ریاستی کانفرنس کمیٹی اہل حدیث کی نمونہ کی درسگاہ قرار دیتے ہوئے اگر ضرورت محسوس ہو تو اس کے نصاب میں ترمیم کر کے اس میں شعبہ عربی … اس میں مرکزی دارالعلوم وغیرہ کے نصاب کی روشنی میں تیار کیا ہوا نصاب چلایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ اجلاس رحمانیہ ماڈل سکول کے ذمہ داروں سے اپیل کرتا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے عربی درجات کا آغاز کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔

ملی قرار دادیں:۔

جمعیۃ اہل حدیث آندھرا پردیش، آندھرا پردیش کی ایک پرانی مذہبی، تعمیری تنظیم ہے جس نے ملک و ملت کی اہم تعمیری خدمات انجام دی ہیں اور ملک کے مختلف طبقات کو ایک دوسرے سے قریب لانے میں اہم رول ادا کیا ہے یہ تنظیم مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی براہ راست اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت سے اخذ کرنے اور ان پر عمل کرنے کی دعوت دیتی ہے فضول خرچی غلط رسم و رواج جہیز، تلک اور قبروں پر فضول پیسے بہانے سے روکتی ہے مسلمانوں کو صحیح اسلام اور اس کی صحیح تعلیمات کو اپنانے پر آمادہ کرتی ہے اور غیر مسلموں کو مساوات، انسانیت اور اسلامی عدل و رحمت کی دعوت دیتی ہے۔

اس تنظیم کا صوبائی عظیم الشان اجلاس ۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۷۴ء کو منعقد ہوا جس میں پوری ریاست کے نمائندے اور پورے ملک کے اصحاب فکر و دانشور اکٹھا ہوئے مشترکہ اجلاس نے بیٹھ کر ملک و ملت کے مسائل پر بڑی گہرائی اور خلوص کے ساتھ غور کیا، اجلاس کی قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں اس اجلاس کی کئی اہم نشستیں ہوئیں اور ان میں جمعیۃ اہلحدیث آندھرا پردیش کو مزید متحرک بنانے اور اسے آگے بڑھانے کے سلسلہ میں کچھ ٹھوس تدابیر کے علاوہ اس اجلاس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بل، اور دہلی میں مسلم یونیورسٹی کے نہتے طلباء پر جارحانہ حملہ جمشید پور کے فرقہ وارانہ فساد، پولیس فورس اور دوسری سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی تناسب [illegible] اردو، اور مذہبی آزادی بل وغیرہ کے مسائل پر مشترکہ اجلاس نے کھل کر تبادلۂ خیال کیا۔ اور درج ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کیں:

۱ (الف) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی:۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی مسلمانوں کا قائم کردہ ادارہ ہے گذشتہ ۱۹ سال سے یہ مسلم اقلیت اور دوسرے انصاف پسند شہری مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ یونیورسٹی کو مسلم اقلیتی ادارہ قرار دیا جائے تو گجندر گڈکر کی مقرر کردہ مختلف کمیشنوں، کمیٹیوں اور علی گڑھ میں گذشتہ اکتوبر کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں بھیجی جانے والی … پارلیمانی کمیٹی نے بھی یونیورسٹی کو اقلیتی ادارہ قرار دینے کی سفارش کی لیکن یہ کہتے افسوس کی بات ہے حکومت نے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا اور مسلم یونیورسٹی ترمیمی بل ۱۹۷۲ء میں ان مطالبات اور اتنی بڑی اقلیت کے جذبات کو نظر انداز کر دیا گیا اس سلسلہ میں یہ اجلاس حکومت ہند سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بل میں مناسب ترمیم کرکے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو دفعہ ۳۰ (الف) کے تحت مسلم تعلیمی ادارہ قرار دے اس کے لئے دفعہ ۱۹ میں ترمیم کی جائے تاکہ مسلم یونیورسٹی میں مسلم طلباء کی اکثریت اور یونیورسٹی کورٹ اور یونیورسٹی ایگزیکیٹو میں مسلمانوں کی غالب اکثریت برقرار رکھنے کے لئے دستوری تحفظ حاصل ہو سکے۔

(ب) ریاستی جمعیۃ اہلحدیث کا یہ اجلاس وادی میں پر امن ریلی کے لئے دہلی جانے والے مسلم یونیورسٹی کے نہتے طلباء پر وحشیانہ مظالم اور مسلم یونیورسٹی کیمپس میں پی اے سی کے داخلہ اور پولیس فائرنگ کی مذمت کرتا ہے اور اس ساری کارروائی کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر یونیورسٹی کو اغیار بنانے اور اسے بند کرانے کی ایک منصوبہ بند سازش کا حصہ قرار دیتا ہے۔

یہ اجلاس شہید اور زخمی طلباء اور علی گڑھ کے افراد کے خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مرحومین کے لئے دعاء مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

یہ اجلاس علی گڑھ کے ضلعی حکام اور پولیس کے خاطی کار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

۲۔ مذہبی آزادی بل:۔

ہندوستانی دستور نے ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے اور اپنے دین و مذہب کی نشر و اشاعت اور اس کی تبلیغ دعوت کی مکمل آزادی دی ہے ہندوستان کے دستور اساسی میں مذہب بدلنے پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے ہر شخص کو اس بات کی آزادی حاصل ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے اور جو مذہب چاہے ترک کرے۔

دستور کی اس روح کو ختم کرنے کیلئے پارلیمنٹ میں ایک پرائیویٹ بل مذہبی آزادی بل کے نام سے مسٹر تیاگی نے پیش کیا ہے اس بل کا مقصد تبدیلی مذہب پر پابندی لگانا ہے یہ بل مسلمانوں، عیسائیوں اور دوسری اقلیتوں کے لئے سخت تشویش کا باعث بنا ہے۔

یہ اجلاس اس سلسلہ میں حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس قسم کے بل کی حوصلہ افزائی ہرگز نہ کرے یہ بل اگر قانون بن گیا تو قومی یکجہتی اور ملک کے سیکولر کردار کے لئے جو خطرناک نتائج برآمد ہوں گے ان کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

نیز ہم ممبران پارلیمنٹ اور ملک کے خیر اندیش دانشوروں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی نازیبا کوششوں کے خلاف سخت نوٹس لیں اور اس قسم کی مخالف آئین … بل کو مسترد کر دیا جائے گا۔

۳۔ جمشید پور کا دلدوز حادثہ:۔

گذشتہ دنوں جمشید پور میں مسلم اقلیت کے خلاف جو منظم سازش پولیس اور ہندو فرقہ پرستوں نے کی اور جس طرح نہتے اور مظلوم مسلمانوں کے خون سے جس طرح ہولی کھیلی گئی وہ انسانی ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہے۔ بنارس، سنبھل علی گڑھ اور حیدرآباد سے اب تک فسادات کا جو سلسلہ چل رہا ہے وہ ملک کی پیشانی پر بدنما داغ ہے ان تمام فسادات بالخصوص جمشید پور میں پولیس نے جو باضابطہ سازش کے ساتھ وحشت و درندگی کی ہر روایت کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

یہ اجلاس بڑی شدت سے محسوس کرتا ہے کہ اکثریت کی تہذیبی غلبہ کا تصور رکھنے والی ایک نیم فوجی تنظیم اور اس کی معاون دوسری سیاسی تنظیمیں اپنی فسطائی جد وجہد میں مزید اضافہ کر رہی ہیں اور برسر اقتدار پارٹی اور سرکاری افراد سے ان کو تعاون مل رہا ہے اور اس ساری جد وجہد کا نشانہ مسلم اقلیت ہے جسے معاشی طور پر بھی پسپا کیا جا رہا ہے اور اسے ہر طرح مشکلوں میں کسا جا رہا ہے۔ صوبائی جمعیۃ کا یہ اجلاس جمشید پور کے فسادات میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہے ان کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمشید پور کے مسلمان بھائیوں کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے میں ہر ممکن مدد کریں۔

یہ اجلاس جمشید پور کے مسلمانوں کو اس بات پر دلی مبارکباد بھی دیتا ہے کہ انہوں نے اس مصیبت میں بزدلی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ اپنی طاقت بھر اپنا دفاع بھی کیا اور ان غیر مسلمین کی بھرپور حفاظت کی جو ان کے درمیان میں بستے تھے اور اس راہ میں انہوں نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں لیکن اسلامی تعلیمات اور اپنی وسعت ظرف اور مروت پر قائم رہے جس … کہ جہاں کہیں … کا کھیل کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہو وہاں بجائے بزدلی کے حق خود حفاظتی کے ماتحت اپنا دفاع کیا جائیگا جمشید پور کے فسادات کے سلسلہ میں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس فسادات کی سازش کرنے والوں اور بہار پولیس کے ظالموں کو قرار واقعی سزا دے اور مسلمانوں کے تمام نقصانات کی تلافی کرے ان کی آباد کاری سے پہلے انہیں معاشی میدان میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا پورا بندوبست کرے اور … اس قسم کے واقعات کے سد باب کا کوئی ٹھوس حل مسلم جماعتوں کے زعماء اور ارباب فکر کے ساتھ مشورہ کے بعد نکالے اور بنارس، علی گڑھ وغیرہ کے فسادات میں خود برسر اقتدار پارٹی نے جو انکوائری کمیٹیاں بنائی تھیں ان کی پیش کردہ سفارشات کو اور اقلیتی کمیشن کی سفارشات کو روبہ عمل لائے تاکہ ملک کو اس عذاب سے نجات مل سکے اور مسلم اقلیت سکون کے ساتھ ملک و ملت کی تعمیر میں حصہ لے سکے۔

۴۔ فوج پولیس اور دوسری ملازمتوں میں مسلم اقلیت کی نمائندگی:۔

یہ اجلاس بڑی شدت کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ ملک کی آزادی کے بعد پولیس فوج اور دوسری سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب مسلسل گھٹتے گھٹتے صفر تک پہنچ رہا ہے اور فرقہ وارانہ فسادات میں مسلم اقلیت کے خلاف یکطرفہ کاروائی کا ایک بہت بڑا سبب پولیس میں ان کی کمی ہے اور ان کی اقتصادی بدحالی کا ایک اہم سبب سرکاری ملازمتوں میں منظم سازش کے تحت ان کا فقدان ہے۔

پرائیویٹ سیکٹر میں ان کے ساتھ جو سوتیلا سلوک ہو رہا ہے سے پوری دنیا جانتی ہے لیکن پبلک سیکٹر میں بھی یہ پرائیویٹ سیکٹر سے کم مظلوم نہیں ہیں۔

اس خطرناک صورت حال کا علاج صرف یہ ہے کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتیں باقاعدہ اس کا سروے کر کے ایسی تدابیر عمل میں لائیں جن کے ذریعہ مسلمانوں کو پولیس، فوج اور دوسری سرکاری ملازمتوں میں ان کے شایان شان نمائندگی مل سکے۔

(۵) صوبائی جمعیت اہل حدیث کا اجلاس حکومت آندھرا پردیش سے بالخصوص اور حکومت ہند سے بالعموم یہ درخواست کرتا ہے کہ مسلم اوقاف کی اصلاح اور ان کی درستگی کے لئے اور اوقاف سے ناجائز قبضوں کو ختم کرتے اور مسلم اوقاف کو صحیح مسلمان ہاتھوں میں دینے اور اوقاف ترقی دینے اور اوقاف کی جائیدادوں کو مسلمانوں اور ان کے علمی و دینی اداروں کے لئے مفید تر بنانے کی خاطر۔۔۔ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں جلد ایسا بل لائے جو مسلمانوں کے مطالبات اور ان کے جذبات کا ترجمان ہو۔

(۶) اردو کے ساتھ آندھرا پردیش اور ملک کے دوسرے علاقوں میں جو سوتیلا سلوک کیا جا رہا ہے اس کو یہ اجلاس نفرت و تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے اور ذمہ داران حکومت مرکزیہ ہند سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اردو کو اس کا شایان شان مقام دینے کے لئے اقدامات عمل میں لائے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ مہذب شیریں اور تاریخی زبان ختم ہو کر نہ رہ جائے۔

(۷) صوبائی جمعیت اہلحدیث آندھرا پردیش کا یہ اجلاس تمام مسلم تنظیموں، مسلم قائدین، اور ذمہ داران سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک موڑ پر مسلم اقلیت اور پورے ملک کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے باہمی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے ٹھوس تدابیر عمل میں لائیں اور غیر دینی غیر اسلامی رسوم و رواج اور طریقوں سے تائب ہو کر کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کو اپنی اساس بنائیں اور کتاب و سنت کی بنیاد پر پوری ملت کو متحد دیکھا کرنے کی کوشش عمل میں لائیں تاکہ بہ حیثیت خیر امت ہونے کا ثبوت دے سکے اور اپنی عظیم ذمہ داری دعوت الی اللہ پر عمل پیرا ہو سکے۔

پاکستان میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کو سولی پر چڑھائے جانے کے نتیجہ میں مختلف سیاسی رجحانات کی حامل جماعتوں نے ہندوستان میں جو رد عمل ادا کیا اور جس کے نتیجہ میں کشمیر اور ملک کے دوسرے مختلف مقامات میں جو صورت حال پیش آئی وہ سخت تکلیف دہ ہے، اس سے فرقہ پرست طاقتوں نے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس سلسلہ میں مسلمانوں کے مختلف گروہوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں آپ لوگوں کو شماتت اعداء کا موقع نہ دیں اور اس قسم کی چیزوں میں اپنی قوت ضائع نہ کریں۔

(سید سراج الحسن، ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیۃ اہل حدیث آندھرا پردیش) جاری کردہ از دفتر صوبائی جمعیۃ اہل حدیث آندھرا پردیش (رجسٹرڈ) پانی بازار جو بائکٹ میر جملہ حیدرآباد ۲

صوبائی جمعیت اہلحدیث مشرقی یوپی

حرکت و عمل کے میدان میں

ہر جماعت اور تنظیم نیز اقوام و ملل کی تاریخ میں عروج و زوال کے مختلف مراحل آتے ہیں اور چار و ناچار جماعتوں کو وہ جزر کے مختلف احوال و ظروف سے گذرنا پڑتا ہے۔

تحریک اہلحدیث فی نفسہٖ کسی تعریف و تعارف کا محتاج نہیں۔ اس تحریک پر بھی عروج و زوال کے مختلف ادوار مختلف حالات کے نتیجے میں آتے رہے ہیں۔ جماعتی حلقوں میں یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ جماعت اہلحدیث مشرقی یوپی کے جسم خوابیدہ میں اضمحلال و پژمردگی کے ایک طویل مدت کے بعد بیداری کی ایک روح افزا لہر دوڑ گئی ہے اور ایک مدت کے بعد اس جماعت نے انگڑائی لینی شروع کر دی ہے کچھ ایسا لگ رہا ہے کہ عنقریب صوبائی جمعیت میدان عمل میں اور اس دور میں جو کہ ملت کی قیادت کا ایک نیک اور اہم ترین فریضہ انجام دے گی جس کی اس پر آشوب و پر فتن دور میں شدید ضرورت ہے ان شاء اللہ و هو المستعان۔

صوبائی جمعیت کے دوبارہ بیدار ہونے کی روئیداد یوں ہے کہ آج سے چند سال قبل مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے صوبائی جمعیت اہلحدیث مشرقی یوپی کیلئے ایک ایڈھاک کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے صدر مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری منتخب ہوئے تھے مگر بعض اسباب کے پیش نظر مولانا جھنڈانگری کے مستعفی ہونے اور جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی کے معزز استاد شیخ عبدالصمد محمد الکاتب کی تحریک عمل اور ترغیب پر اس سے متاثر ہو کر جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس کے شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الحق صاحب سلفی نے ۲۳ جون ۱۹۷۹ء کو مشرقی یوپی کے خاص علماء و اعیان جماعت کا ایک اہم اجلاس جامعہ سلفیہ بنارس میں طلب کیا۔ جس میں صوبائی جمعیت کو متحرک و فعال بنانے کے لئے بڑے غور و فکر کے بعد انتخاب ہونے تک عارضی طور پر کام چلانے کیلئے اکیس ممبران معزز افراد پر مشتمل ایک نئی کمیٹی کا وجود عمل میں لایا گیا۔ اس اجلاس میں صوبہ مشرقی یوپی کے مختلف علاقوں کے تقریباً تیس افراد نے شرکت فرمائی۔

اس جدید کمیٹی میں باتفاق آراء مولانا عبدالشکور صاحب اثری مئوناتھ الہ آبادی صدر اور مولانا عبدالسلام صاحب مدنی استاذ جامعہ سلفیہ بنارس نائب صدر، عبدالمبین منظر ناظم، مولانا عبدالحمید رحمانی صاحب نائب ناظم اور مولانا محمد زبیر صاحب بنارسی خازن منتخب ہوئے۔

ارکان عاملہ میں مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی، مولانا محمد اقبال صاحب رحمانی، مولانا عبدالجلیل صاحب رحمانی، مولانا عبدالوحید صاحب سلفی ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ بنارس، مولانا شمس الحق صاحب سلفی، ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری، وکیل الجامعہ السلفیہ بنارس، قاری عبدالرشید صاحب نہال جہانپوری، ڈاکٹر محمد اسد صاحب پوکھری، بابو فصیح الدین صاحب گونڈوی، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مئوی، مولانا ابوالحسن صاحب مئوانہ، مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری، ماسٹر عبدالحمید صاحب جونپوری، حافظ عبدالعلی صاحب مئو، مولانا محمد الیاس صاحب بنارسی، ماسٹر محمد حسن صاحب الموئی کی نامزدگی عمل میں آئی۔

۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء کو مجلس عاملہ کی پہلی میٹنگ اور چند اہم فیصلے

عاملہ مشرقی یوپی کی پہلی میٹنگ کا انعقاد بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۷۹ء مرکزی دار العلوم بنارس میں ہوا جس میں بیشتر اراکین نیز اصحاب خصوصی مدعوین نے شرکت فرمائی۔

تلاوت کلام پاک کے بعد کمیٹی کی کارروائی کی خوانندگی ہوئی اور صدر محترم کی توثیق کے بعد صوبائی جمعیت کے کاموں کا خاکہ اشاعتی غور و خوض کے بعد متعین کیا گیا جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) ایک مبلغ کی فوری تقرری ہو جو صوبے کے ضروری مقامات کا دورہ کر کے جماعتی ضروریات کا جائزہ لے نیز ان مقامات کی ان مساجد اہل حدیث منتخب سے کسی کو روزانہ بعد نماز فجر مختصر طور پر درس قرآن و حدیث کیلئے تیار کرے اگر کہیں امام یا کوئی عالم نہ ہو تو عارضی طور پر خود اس کام کو انجام دے۔

(ب) اشاعت کتب کے سلسلے میں طے پایا کہ علماء اہلحدیث کی مفید تصنیفات کو سامنے رکھ کر عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق بہتر اسلوب و انداز میں کتابیں شائع کی جائیں اس کام کو جمعیت کے عہدیداران اور خصوصی اراکان یکجا ہو کر (باقی کالم دوم پر دیکھیں)

(ج) جامعہ سلفیہ کے وکیل ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری اور مولانا عین الرحمٰن اعظمی استاذ جامعہ سلفیہ کے مشوروں سے انجام دیں۔

مکاتب کا احیاء و تنظیم

اس سلسلے میں طے پایا کہ نائب ناظم ضروری مقامات کا دورہ کر کے صوبے میں پھیلے ہوئے مکاتب کی تفصیلی رپورٹ پیش کریں جس سے ان کے ضروری مسائل اور مشکلات کا حل آئندہ میٹنگ میں ہوتے مکاتب کی تفصیلی رپورٹ پیش کریں جس سے کہ ان کے سوچا جا سکے۔

رمضان میں صوبائی جمعیت کی تنظیم اور ماتحت جمعیتوں کے قیام و استحکام کے سلسلے میں وفد کی روانگی

جس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مندرجہ ذیل حضرات نے ماہ رمضان میں جماعتی تنظیم کے لئے ایک ایک ہفتہ کا وقت دیا۔

(۱) مولانا شمس الحق صاحب سلفی علاقہ غازی پور (۲) مولانا عبدالسلام صاحب مدنی ضلع بستی کے اہم مقامات (۳) مولانا عابد حسن رحمانی و مولانا عزیز احمد ندوی اطراف گونڈہ، بہڑائچ، ضلع گونڈہ۔ (۴) قاری عبدالرشید صاحب نہال جہانپوری ضلع الہ آباد (۵) ماسٹر عبدالحمید صاحب جونپور۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

متفرقات

جمعیت اہلحدیث ضلع بریلی کے ضروری اعلانات

(۱) مختلف مدارس کے لئے مستند علمائے کرام، مدرسین، مسلم مبلغین کی ضرورت ہے تفصیل خود لکھ کر معلوم کیجئے۔

(۲) مدارس کے نظام سے درخواست ہے کہ اس سال چندہ کے لئے سفر کو ضلع بریلی نہ بھیجیں ان کا مطالبہ ہے مدارس اہلحدیث کے بجائے ضلع کی مسجد کی تعمیر کی جائے، نیز ضلع کے مسجد کے لئے تین لاکھ روپئے کی ضرورت ہے، اس لئے چندہ منظور کیا جائے۔

(۳) مدرسہ کنز العلوم موضع ۔۔۔ کے مطابق عربی کا ۔۔۔ سال دوران ۔۔۔ طلباء کے قیام و طعام ۔۔۔ کا مدرسہ کفیل ہوگا طلباء درخواستیں ۱۵ رمضان المبارک تک بھیج سکتے ہیں۔ تفصیل خط لکھ کر معلوم کریں۔

(۴) ۲۲ اکتوبر کو ضلع جمعیت اہلحدیث ۔۔۔ کا اجلاس ۔۔۔ مولانا ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ اور جناب مولانا ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ کی ۔۔۔ پاکستانی علماء کرام سے ۔۔۔ کی جا رہی ہے۔ (المعلن) ۔۔۔ ناظم تعمیر ۔۔۔ پوسٹ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ (یو۔ پی)

شاندار سالانہ اجلاس

مدرسہ دار الہدیٰ ۔۔۔ کا ۔۔۔ جولائی کو سالانہ جلسہ ہوا پہلی نشست کی صدارت مولانا فیض اللہ صاحب ۔۔۔ نے فرمائی طلباء اور طالبات نے تقریریں اور مکالمے پیش کئے سامعین نے انعامات اور نقدی انعامات سے نوازا۔

دوسری نشست زیر صدارت حافظ مولانا عبد المتین صاحب خطیب جامع مسجد ۔۔۔ منعقد ہوئی جس میں مولانا ابو الکلام صاحب ۔۔۔ مولانا ۔۔۔ صاحب مبلغ ۔۔۔ شیخ الحدیث ۔۔۔ نے علمی تقاریر فرمائیں۔ آخر میں ۔۔۔ مولانا عبد الوہاب صاحب ۔۔۔ نے تمام ۔۔۔ شکریہ ادا کیا، اجلاس میں قریب ۔۔۔ حضرات شریک ہوئے۔ ۔۔۔ کی دعا پر رات کو ۔۔۔ بجے اجلاس کا اختتام ہوا۔ (المعلن) ۔۔۔ محمد یونس خان ۔۔۔ مدرسہ)

ایک مخلصانہ گذارش

جمعیت اہلحدیث الہ آباد پرتاب گڑھ اپنے تنظیمی و تبلیغی مشن کو کامیاب بنانے میں مصروف ہے۔ گذشتہ سہ ماہی نشست میں طے پایا تھا کہ ضلع کے تمام مدارس جمعیت کے زیر نگرانی چلائی جائیں اور جن مقامات پر مکتب نہیں ہیں وہاں مکتب قائم کئے جائیں، اور ہر مدرسہ میں درس نظامیہ کے مطابق دینی و عصری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ مجلس عاملہ نے اپنے تمام مدارس کے لئے ۔۔۔ ہزار کا بجٹ منظور کیا ہے۔ اس سرمایہ کی فراہمی کے لئے ضلعی جمعیت کے ناظم مولوی عبد الحق صاحب ۔۔۔ دورہ کریں گے۔ التماس ہے کہ آپ ان کا ممکن تعاون فرمائیں گے۔ محمد عبد الغفور ناظم ۔۔۔ جمعیت اہلحدیث، الہ آباد و پرتاب گڑھ)

ضرورت عالم دین

دار العلوم محمدیہ ۔۔۔ سورت کے لئے ایک تجربہ کار عالم فاضل کی ضرورت ہے جو پرائمری اردو کے ساتھ جماعت چہارم تک عربی تعلیم دے سکیں مسجد اہلحدیث میں پنج وقتہ نماز بھی پڑھانی ہوگی، اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ عبد الحق عبد الشکور ۔۔۔ سگرام پورا سورت (گجرات)

ایک خبر انتقال کی

مولانا فضل اللہ صاحب رحمانی کا ۲۹ جون کو علی گڑھ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے امام بخاری کی مشہور کتاب ادب المفرد (جس میں اسلامی اخلاق و آداب کا تفصیلی ذکر ہے) کی سالہا سال کی محنت و عرق ریزی کے بعد فضل اللہ الصمد کے نام سے ضخیم جلدوں میں شرح لکھی، جس نے ہندوستان و بیرون ہند میں بڑی مقبولیت حاصل کی۔ مولانا فضل اللہ کے دادا مولانا محمد علی مونگیری تھے جنہوں نے ۱۸۹۴ء میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کی بنیاد رکھی تھی۔ مولانا فضل اللہ کے استاد اور خسر مفتی عبد اللطیف رحمانی نے جامع ترمذی کی بارہ جلدوں میں بڑی اچھی شرح لکھی ہے، اس کام میں مولانا فضل اللہ ان کے دست راست تھے۔

یہ شرح ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اس کی اشاعت پر کثیر سرمایہ خرچ کرنے کے لئے ابھی تک کوئی ناشر دستیاب نہ ہو سکا۔ (معارف جون ۱۹۷۹ء)

مدرسہ دار الحدیث سلفیہ سالارس

ہریانہ میں میوات کا علاقہ ہر طرح سے پچھڑا ہوا ہے۔ دینی و دنیوی تعلیم کی کمی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے سالارس میں مدرسہ دار الحدیث سلفیہ قائم ہے۔ دینی تعلیم کے ساتھ طلبہ کو ۔۔۔ پڑھائی جاتی ہے۔ بچوں اور بچیوں کو جلد سازی اور سلائی بھی سکھائی جاتی ہے۔ مدرسہ ہذا کا مستقل ۔۔۔ انتظام نہ ہو سکا۔ اصحاب خیر سے گذارش ہے کہ ماہ رمضان میں مدرسہ کو فراموش نہ کریں۔ ترسیل زر کا پتہ: محمد ابراہیم ناظم دار الحدیث سلفیہ قصبہ سالارس ضلع گڑگاؤں (ہریانہ)

اعلان داخلہ

جامعہ اسلامیہ اکبر پور جمنی ضلع بستی کی ایک مشہور دینی سلفی درسگاہ ہے۔ جس میں جماعت رابعہ تک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ طلبہ کے لئے مطبخ کا بہترین نظم ہے غریب و نادار طلبہ کی مزید اعانت کی جائے گی لہٰذا خواہش مند طلباء آخر ماہ رمضان تک درخواست بھیج کر یا براہ راست مل کر داخلہ کی منظوری حاصل کریں۔ مدرسہ ۱۰ شوال سے کھل جائے گا۔ (المعلن) حافظ محمد یعقوب ناظم جامعہ اسلامیہ اکبر پور، جمنی پوسٹ ۔۔۔ بانسی (بستی، یو۔ پی)

برادران اسلام

اگر رمضان شریف میں تراویح کے لئے حافظ کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط لکھیں ہمارے پاس اچھے حافظ موجود ہیں۔ حاجی محمد یعقوب ۔۔۔ ڈاکخانہ نوح ضلع گڑگاؤں (ہریانہ)

تعزیت نامہ

اخبار ترجمان کے ذریعہ حضرت العلامہ مولانا عبد الغفور صاحب بسکوہری کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت صدمہ اور افسوس ہوا۔ تبلیغی کمیٹی شاہ گنج محمد پور پٹنہ کے جملہ ارکان و عہدیداران مولانا کے غم میں سوگوار ہیں اور ان کے خلف صدق مولانا ذاکر ندوی کے غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ حسنات اور دینی خدمات قبول فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔ (اراکین تبلیغی کمیٹی شاہ گنج محمد پور پٹنہ)

جماعت اہلحدیث ٹانڈہ کی نشاۃ ثانیہ

ٹانڈہ ضلع فیض آباد یو۔ پی میں آزادی ہند سے قبل جماعت اہلحدیث کی عظیم الشان شوکت تھی۔ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب (جو حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے) کی سرپرستی میں کارواں نے خوب ترقی کے منازل طے کئے مولانا کی انتقال اور آزادی ہند کے بعد جو انقلاب آیا اس نے ماضی کی تمام قدروں کو فنا کر دیا بعض حساس اور دردمند افراد کی کوششوں سے جماعت میں دوبارہ جان پڑی اور قدیم مدرسہ خیر العلوم جو حوادثات کی نذر ہو گیا تھا اس کو جماعت کی تعمیر و ترقی کے لئے مرکز بنایا گیا، چنانچہ ۔۔۔ میں خاکسار رفیق احمد اثری کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس عرصہ میں مدرسے کافی ترقی کی۔ جماعتی تنظیم و مناظرہ کے لئے جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ پہلے اجلاس میں مولانا عبد الرؤف صاحب جھنڈا نگری مد ظلہ العالی۔ مولانا عبد الرحیم صاحب انجو نیپالی۔ مولانا سید عبد الاول صاحب، حامد الانصاری انجم صاحب نے شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کا ایسا اثر ہوا کہ حنفی عوام نے اہلحدیث علماء کو اپنے خرچ پر بلا کر دوبارہ جلسہ کرایا۔ اس طرح ہمارا جماعتی کارواں اپنی بساط کے مطابق تبلیغ و خدمت دین میں مصروف ہے۔ اہل حدیث برادری سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ ٹانڈہ کی غریب اور نادار جماعت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں۔ تاکہ جماعت کی بقاء و تحفظ کی مستحکم صورت پیدا ہو سکے۔

(رفیق احمد اثری مدرسہ خیر العلوم ۔۔۔ پور ٹانڈہ فیض آباد۔ یو۔ پی)

ترجمان میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

نبض عالم

واشنگٹن امریکہ کی آل مسلم فیڈریشن کے ایک اعلامیہ کے مطابق سنہ ۷۹-۱۹۷۸ء کے سال میں ایک لاکھ بارہ ہزار امریکی باشندوں نے اسلام قبول کیا۔ ان میں سے تقریباً ایک لاکھ سیاہ فام نیگرو ہیں اور تقریباً بارہ ہزار سفید فام امریکی باشندے ہیں۔ ان کے علاوہ پانچ ہزار کے قریب ایسے امریکی شہریوں نے اسلام قبول کیا جو ایشیائی ملکوں سے تعلق رکھتے تھے مگر اب امریکی شہری ہو چکے ہیں۔ ان میں بڑی تعداد چینی انڈونیشی اور یونانی نسل کے لوگوں کی ہے ۔۱۲

واشنگٹن امریکہ نے پچھلے دنوں یہ اعلان کیا تھا کہ خلیج کے علاقہ میں امریکی مفادات کی حفاظت کے لئے ایک خاص فوجی اور بحری کمان بنائی جائے گی۔ ناٹو کے نئے سربراہ جنرل ولیم ہائیگ نے ۲۲ جون کو ایک پریس کانفرنس میں ساری دنیا پر واضح کر دیا تھا کہ یہ فوج ایک لاکھ دس ہزار افراد پر مشتمل ہوگی۔ اس میں دس بڑے جنگی جہاز ہوں گے۔ تین طیارہ بردار بحری قلعے اور تقریباً تین سو ہوائی جہاز بھی شامل ہوں گے۔ اس فوج کی قوت افزائی کا ایک بڑا حصہ چھاتہ بردار دستوں پر مشتمل ہوگا۔ سمندر میں متعلقین بحری قلعوں سے ہوائی جہازوں کی مدد کر ان چھاتہ برداروں کو ملکے کے نشانے پر پہنچایا جا سکتا ہے جہاں سے وہ نیچے اتر کر تیل کے ذخیروں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ امریکی منصوبوں کے مطابق اگلے چند مہینوں میں تیل کے پچاس فی صد عرب ذخیروں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے اور جارحیت کے اس منصوبے کی تکمیل میں ۳۶ گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ فوجی ماہرین کے اندازے کے مطابق خلیج کیلئے جو امریکی فوج تشکیل کی جا رہی ہے، اس کی مجموعی جنگی طاقت اس فوج سے تقریباً ڈھائی گنا زیادہ ہوگی جو امریکہ نے ویت نام میں استعمال کی تھی۔

اس اعلان نے تمام عالم عرب میں انتہائی اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے کئی عرب ممالک مصروف ہو گئے اور آپس میں ملاقاتیں کر کے ان اقدامات پر غور و خوض کیا جو امریکی جارحیت کے خلاف مل کر اٹھائے جا سکتے ہیں۔ تفصیلی ملاقاتوں میں امریکی اعلان سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا جا چکا ہے۔ ان ملاقات میں جو فیصلے کئے گئے وہ ابھی صیغہ راز میں ہیں۔ سعودی عرب کے تیل کے وزیر ذکی الیمنی نے بہت ہی معنی خیز لفظوں میں امریکہ کو تنبیہ کی ہے کہ وہ عرب کے تیل خزانوں پر کسی جارحانہ حملے کے منصوبے سے باز رہے۔ یمانی نے یہ وارننگ بھی دی ہے کہ امریکہ کے تمام جارحانہ منصوبے اور دعوے دھرے رہ جائیں گے ۔۱۲

جیواچ سوئٹزر لینڈ اس وقت دنیا کا سب سے امیر ملک ہے۔ یونین بینک آف سوئٹزر لینڈ کے مطابق پہلے یہ مقام کویت کو حاصل تھا۔ یونین بینک کے مطابق سنہ ۱۹۷۸ء میں سوئٹزر لینڈ کی فی کس پیداوار ۱۳۰۵ ڈالر فی آدمی تھی۔ جبکہ سنہ ۱۹۷۷ء کی پیداوار سے ۲۹ فیصد زیادہ ہے۔ کویت دوسرا امیر ملک ہے اس کی فی کس پیداوار ۱۳۰۰۰ ڈالر فی آدمی رہی۔ اس کے بعد ڈنمارک، سویڈن، مغربی جرمنی، بیلجیم، امریکہ، ہالینڈ اور سعودی عرب کا درجہ ہے۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی کو صدر جمہوریہ مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی نے مسٹر چرن سنگھ کو مرکز میں جنتا پارٹی کی ۲۸ ماہ کی حکومت کے بعد دوسری وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر چرن سنگھ وزارت سازی کے لئے کانگریس سے مشورہ کریں گے۔ وہ ہندوستان کے پہلے کسان وزیراعظم ہوں گے۔ انہوں نے ملک سے غریبی، بیروزگاری، اور طبقاتی فرق ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وہ ۲۰ اگست تک اپنی وزارت بنا لیں گے۔ مسٹر چرن سنگھ نے ایک سوال کے جواب میں مسکرا کر کہا کہ میری وزارت میں جنتا اور کانگریس (ا)، کا کوئی فرق نہیں پایا جائے گا۔ کانگریس (آئی) نے پہلے ہی وزارت میں شمولیت سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر چرن سنگھ نے کہا میری وزارت بہت مستحکم ہوگی۔

علیگڑھ ۲۰ جولائی سے حسب اعلان مسلم یونیورسٹی کھل گئی ہے اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ بڑی تعداد میں ملکی اور غیر ملکی طلبہ یونیورسٹی پہنچ چکے ہیں۔ جلد ہی بقیہ طلبہ بھی پہنچ جائیں گے۔

اکا دکا واردات جو شہر میں ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس حکومت نے ان سے سختی کے ساتھ نمٹنے کا دعویٰ کیا ہے لیکن فرقہ پرستوں نے دو گوشوں سے جیلوں کی فرقہ وارانہ ہیجان انگیز

بقیہ باب القرآن

طریقہ کے مطابق اوقات معینہ میں ادا کیا۔ زکوٰۃ سے یہ مراد ہے کہ اللہ نے مال میں جو جو حق جس حساب سے ایک سال گزرنے کے بعد فرض کیا ہے اس کو ادا کیا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نفس کو اخلاق کمینہ اور خصائل رذیلہ سے پاک صاف کیا۔ جیسا کہ فرمان باری ہے "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا" مراد کامیاب ہوا جس نے نفس کو سنوارا اور نامراد ہوا وہ جس نے اس کو خاک میں ملایا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا تھا "هَلْ لَكَ إِلَىٰ أَنْ تَزَكَّىٰ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فَتَخْشَىٰ" تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے اور راہ بتاؤں میں تجھ کو تیرے رب کی طرف پس تو ڈرے (اپنے رب سے) (مترجم) زکوٰۃ کے یہی معنی ابن کثیر نے بھی بیان کئے ہیں۔ یہ معنی اپنی جگہ بالکل صحیح و درست ہیں لیکن پہلے معنی اس جگہ زیادہ چسپاں ہیں۔ یہی قول سعید بن جبیر اور مقاتل بن حیان کا ہے۔

وفائے عہد کا ذکر قرآن پاک میں اور جگہ بھی آیا ہے۔ ارشاد ہے: "الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ" وہ جو پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو اور نہیں توڑتے میثاق کو۔ اس کے برعکس "نفاق" ہے۔ جس طرح حدیث میں ہے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف کرے جب امانت دار بنایا جائے تو خیانت کرے۔ دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب عہد کرے تو توڑ دے جب جھگڑے تو گالی بکے۔

سختی میں صبر کرنا یہ ہے کہ محتاجی میں جس کو بأساء کہتے ہیں صابر رہے مرض بیماری میں جس کو ضراء کہتے ہیں واویلا نہ کرے۔ اور حالت قتال اور دشمنان اسلام سے جہاد کے وقت جس کو حين البأس کہتے ہیں مضبوط رہے یہی قول صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کا ہے۔ تینوں حالتیں بہت سخت ہوتی ہیں اس لئے ان خاص حالتوں میں صبر کرنے کا حکم فرمایا۔ فرمایا کہ جو لوگ ان مذکورہ صفات سے متصف ہیں وہی سچے تو ایمان کے سچے اور قول و فعل کے پکے ہیں۔

ڈکٹوں پر اب بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے جنہیں مسلم یونیورسٹی کی مشترکہ تہذیب سے بیر ہے۔ اور جو تو ان ہی کی سب سے بڑی علمبردار اس یونیورسٹی کی ترقی کو ایک آنکھ بھی دیکھنا نہیں چاہتے ۱۲

وقت ہے۔ انہوں نے ذکر حیات تمام کو چھوڑا۔ طاعت و قرآن پر عمل بالا لے اس آیت میں مومن کے چند وصف بیان کئے ہیں۔ پانچ چیزیں ایمان لانے کا بیان ہے پھر مال کے چند مصارف کا بیان ہے پھر نماز، زکوٰۃ، ایفائے عہد اور صبر کے تین مقامات کا بیان ہے۔ وصف نے کہ ان اوصاف کو ادا کرتے ہے بیان کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کی یہ بات ہے کہ مومن ان سب اوصاف کو اپنے اندر جمع کرے۔ اگر ایک وصف حاصل کیا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہ ہوگا۔

ابوذر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان کیا چیز ہے آپ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی پھر یہی سوال کیا پھر یہی آیت پڑھ دی تھی پھر پوچھا تو فرمایا جب تو نیکی کرے تیرا دل اس کو دوست رکھے اور جب تو برا کام کرے تو تیرا دل اس کو دشمن رکھے۔ یہ روایت منقطع ہے (استفادہ از ترجمان القرآن ملطف الرحمن)

بقیہ صوبائی جمعیۃ اہلحدیث مشرقی یوپی

(۶) مولانا شیر احمد صاحب حافظ اقبال الرب صاحب اور مولوی عبد الباقی اور مولانا فیض الرحمن فیض مئوی ہندی کھال وغیرہ جیرا جپور شاہ پور، اعظم گڈھ اور بلو وغیرہ (۷) مولانا سعید الرب صاحب ضلع گونڈہ کے دیہاتوں کا دورہ کریں گے۔

دفعہ ۸ جامعی مسئلہ کے سلسلے میں شیخ عبد الصمد کاتب کی صدارت میں آنے والے معزز وفد کے استقبال وغیرہ کے سلسلے میں طے پایا کہ صوبائی جمعیۃ کی طرف سے مرکزی جمعیۃ کو ایک مراسلہ اس مضمون کا بھیجا جائے کہ ہماری صوبائی جمعیۃ عرب سے آنے والے وفد کے استقبال اور پیش آمدہ مسائل پر غور و فکر کے لئے تیار ہے اس لئے وفد کی آمد کے موقع پر ہمیں مطلع کیا جائے تاکہ ہم اس سلسلے میں کوئی مناسب اقدام کر سکیں۔ نیز طے پایا کہ وفد کی آمد کے موقع پر صوبائی جمعیۃ کی طرف سے دو معزز اراکین دہلی پہنچ کر ان کا استقبال کریں اور اپنی معیت میں صوبہ کے اہم اہم مقامات تک رہنمائی کریں۔ دفعہ ۹ دیگر امور با جازت صدر کے تحت طے کیا گیا کہ جن اضلاع سے اراکین عاملہ میں کوئی نام نہیں آیا ہے وہاں کے مخصوص اور بااثر حضرات کے نام نوٹ کئے جائیں تاکہ آئندہ میٹنگوں میں انہیں خصوصی طور سے مدعو کیا جا سکے۔

عبد السمیع ناظم صوبائی جمعیۃ اہل حدیث مشرقی یوپی

FORTNIGHTLY TARJUMAN
317, PRESS STREET SADAR BAZAR DELHI-110006

ٹیلیفون نمبر ۲۶۶۱۸۹

فیمس آپٹیکل کمپنی

ہمارے یہاں ہر قسم کے نئے نئے ڈیزائنوں کے چشمے ان کے فریم اور ہر قسم کے نظر دھوپ کے شیشے، چشمہ رکھنے کے کیس اور چشموں کا سامان تھوک و پرچون میں ملتا ہے ایکسپورٹ کے لئے ہمیں لکھئے۔

۲۳۱۱ بازار بلیماران دہلی ۶

پاٹنرز حافظ محمد سلیم

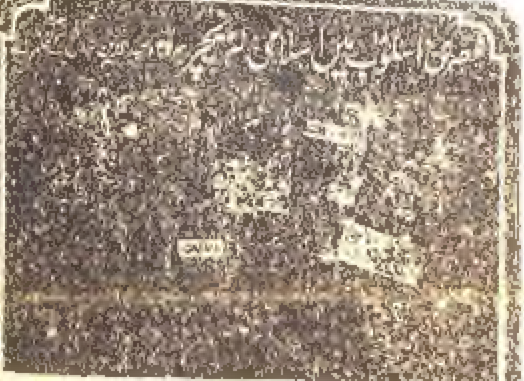

مکتبہ الرسالہ

لکھنؤ کے

مشہور عطریات

- زعفرانی
- حنا
- عطر شمامۃ العنبر

عبد الحفیظ محمد یوسف تاجر عطر

یوسف بلڈنگ، پھلا مالہ، نادان محل روڈ لکھنؤ

تبرکاتِ آزادؔ

مکتبہ ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی ۶

ہندیہ تیل

برائے پتہ

یکم اگست ۱۹۷۹ء

D (0) 712